بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّ حِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِالْمَسِیح الْمَوعَود

جماعت احمدیہ میں اِصلاح کے بھیس میں ایک عظیم فساد

’’وَمِنَ النَّاسِ مَن یَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ☆یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَمَایَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنفُسَھُم وَمَا یَشْعُرُوْنَ☆ فِیْ قُلُوبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضاً وَلَھُم عَذَابٌ أَلِیْمٌ بِمَاکَانُوْا یَکْذِبُوْنَ☆وَإِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْأَرْضِ قَالُوْاإِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ☆اَلَآإِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّایَشْعُرُوْنَ☆‘‘(بقرہ۔۹۔۱۳)

اورلوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پراور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے۔وہ اللہ کواوراُن لوگوں کو جوایمان لائے ہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر (واقعہ میں) وہ اپنے سوا کسی کودھوکہ نہیں دیتے۔اوروہ سمجھتے نہیں۔اُنکے دِلوں میں ایک بیماری تھی پھر اللہ نے اُنکی بیماری کو(اور بھی) بڑھادیااوراُن کیلئے ایک دردناک عذاب ہے اِسلئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔اور جب اُنہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو،تو کہتے ہیں ہم تو صرف اِصلاح کرنیوالے ہیں۔سنو!یہی لوگ فسادی ہیں مگر وہ (اِس حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔

عزیزم ظہور احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بمعہ اہل وعیال بخیریت ہونگے آمین۔مورخہ ۱۷ جنوری ۲۰۱۱ء کوآپکی ای میل موصول ہوئی تھی۔اگرچہ خاکسار نے قرآن کریم اور حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں بڑے مدلل اور کافی وضاحت کیساتھ جوابات دیئے تھے لیکن اگر کوئی کلام اللہ کونظرانداز کرتے ہوئے کسی سچ کوتسلیم نہ کرنا چاہے تو پھر اُس سے سچائی کومنوایا تونہیں جاسکتا۔میرے مضمون کے جواب میں آپکی زوجہ محترمہ نے جودو(۲) یا تین (۳) صفحات لکھ کر بھیجے ہیں اِس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا خاکسار نے پہلے ہی اپنی کتب یا مضامین میں جواب نہ دیا ہو۔وہ لکھتی ہیں۔

I think my question was misunderstood. Whilst i agree that The Quran predicts a time for the coming of someone and if the time is right and somebody is claiming then that claim should be considered. The question that arises here is that what if there are 2 people who are claiming at the same time, they both even look the same and are Ahmadis? Surely there are certain standards by which one can judge whether somebody is really a man of God.

میرا خیال ہے کہ میرے سوال کوغلط سمجھا گیا ہے جبکہ میں مانتی ہوں کہ قرآن کسی کے آنے کے وقت کاتعین کرتا ہے اوراگر وقت صحیح ہواور کوئی دعویٰ کررہا ہوتو پھر اُسکے دعویٰ پر غور ہوسکتا ہے یہاں جوسوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر دو(۲) آدمی ایک ہی وقت میں دعویٰ کررہے ہوں وہ دونوں ایک جیسے لگتے ہوں اور دونوں احمدی ہوں تو پھر کیا کیا جائے؟ یقیناً کچھ ایسے معیار ہونگے جن کے ذریعہ کوئی کسی مدعی کے متعلق اُسکے خداتعالیٰ کا بندہ (یعنی سچا) ہونے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

الجواب۔جواباً عرض ہے کہ آپ یہ جو فرمارہی ہیں کہ میں قرآن کے معیار کو مانتی ہوں لیکن امر واقع یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے پیش کردہ معیار کو قبول نہیں کررہی اوراپنا خودساختہ ایسا معیار بنارہی ہیں جس کا قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اگر آپ قرآنی معیار کو مانتی ہوتیں تو جو آپکے سوال کا جواب میں دے چکا ہوں وہ ہرلحاظ سے ایک متقی اور ایک ایسے سچے احمدی جو کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کو صرف زبان سے نہیں بلکہ دل کی گہرائی سے نہ صرف مانتا ہے بلکہ آپکے اِلہامی کلام اورآپکی تحریریں پر بھی ایمان رکھتا ہے اوراُن پر عمل کرنا لازمی سمجھتا ہے کیلئے کافی اطمینان بخش تھا۔جن دو(۲) مدعیوں (مرزا بشیرالدین محمود احمد اور عبدالغفار جنبہ) کے متعلق آپ یہ فرمارہی ہیں۔واضح رہے کہ اُنہوں نے قطعاً ایک وقت میں دعاوی نہیں کیے ہیں۔پہلا مدعی یعنی مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا آپکی دوسری بیوی اُم المومنین حضرت نصرت جہاں بیگمؓ سے بڑا بیٹا تھا۔آپ جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں تب رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے۔آپ نے اپنے رسالہ میں یہ تسلیم کیا تھا کہ وہ تمام مبشر اِلہامات جو حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع یعنی ۱۴۔

جون ۱۸۹۹ء کے بعداوربطورخاص صاجزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعدحضورؑ پر نازل ہوئے تھے۔ اِس حلیم غلام اورزکی غلام اوراس یحییٰ کی بشارت کے ہم (بشیرالدین محمود احمد۔بشیر احمد۔شریف احمد) مصداق نہیں ہیں اورنہ ہم ہوسکتے ہیں۔حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعداورصاجزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعد کی یہ ساری اِلہامی بشارتیں ۲۰۔فروری ۱۸۸٦ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام کے متعلق ہی تھیں جس کوحضورؑ نے مصلح موعودفرمایا تھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب میرزا بشیرالدین محمود احمد نے جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں اس حقیقت کوتسلیم کیا تھا کہ وہ اوراُسکے زندہ بھائی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے۔خاکسار نے اس حقیقت کے متعلق بہت سارے مضامین میں مفصل لکھا ہے۔یہاں اس مفصل بحث کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔صرف جناب مرزا بشیرالدین محموداحمد صاحب کا بیان درج کردیتا ہوں۔آپ لکھتے ہیں۔

''اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خودحضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جوخدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤدکہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا۔''(رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔۳ نمبر ٦۔۷ صفحات ۳۰۱ تا ۳۰۳۔مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

اگرچہ حضرت بانئے جماعتؑ کی رحلت کے بعداصحاب احمدؓ نے حضرت مولانا نورالدینؓ کومتفقہ طورپر خلیفہ اوّل منتخب کرلیا تھا لیکن اِسکے باوجود اصحاب احمدؓ اورحضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ حضورؑ کے اس بڑے بیٹے کا بڑا ادب کرتے تھے اورخلیفہ اوّل کے ہوتے ہوئے عملاً ہرقسم کے اختیارات آپکے پاس تھے ۱۹۱۴ء میں آپ کیسے خلیفہ منتخب ہوئے اورآپ نے حضورؑ کی قائم کردہ صدرانجمن احمدیہ اورآپکے نامزد کردہ ممبران کیساتھ کیا سلوک کیا؟ میں یہاں اس تفصیل کوبھی چھوڑتا ہوں۔بہرحال خلافت کی گدی پر بیٹھنے کے بعد بعض خوشامدی اورچاپلوس قسم کے احمدیوں نے بغیرسوچے سمجھے آپکے کسی دعویٰ کے بغیرہی آپ کومصلح موعوداورقدرت ثانیہ کا مظہر کہنا اورلکھنا شروع کردیا۔آپ چونکہ جانتے تھے کہ میں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہوں لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے اس وقت ایسے صحابیوں کوایسا کرنے سے کیوں نہ روکا؟ پھر ۱۹۴۴ء میں ایک طویل خواب کی بنیاد پر حلفاً مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کردیا اوراپنے اس دعویٰ کو(جوکہ قرآن کریم اورغلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر اِلہامات کے سراسر خلاف تھا) جبراً ایک نظام کیساتھ افراد جماعت سے منوابھی لیا۔جس احمدی نے آپکے دعویٰ مصلح موعود کے بارے میں کوئی سوال اُٹھایا تو اُس کا اخراج اور مقاطعہ کرکے اُسے عبرت ناک سزادیدی۔چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم، مسیح موعود، مہدی معہوداوراُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے۔آپکے اس بیٹے نے بھی چودھویں صدی ہجری میں ہی دعویٰ مصلح موعودکردیا اوراس صدی ہجری کے ختم ہونے کے پندرہ سال پہلے اسی صدی ہجری میں آپ فوت بھی ہوگئے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے بڑے مجدد یعنی مجدد اعظم اورمجدد الف آخر کی تجدید کے ہوتے ہوئے (اورآپکے پیش کردہ حوالہ ''ہم قیامت تک آخری ہزارسال میں ہیں اوریہ آخری ہزارسال ہدایت کے ہیں'' کے مطابق) چودھویں صدی ہجری میں ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ایک دوسرے مجدداوروہ بھی مجدداعظم کا بیٹا کی بطور مصلح موعودضرورت کیسے پڑگئی۔؟ خلیفہ اوّلؓ کے مختصر چھ سالہ دورخلافت میں کیا جماعت احمدیہ اتنی گمراہ ہوگئی تھی کہ اُسے چودھویں صدی میں ہی ایک دوسرے موعودمجدد کی ضرورت پڑگئی تھی۔؟ برخلاف اسکے ایک دوسرا مدعی عبدالغفار جنبہ یعنی خاکسار حضورؑ کا کوئی جسمانی رشتہ دارنہیں ہے لیکن آپکی روحانی ذریت میں ضرورداخل ہے۔وہ دین میں محض اُمی تھا۔نہ ہی وہ اورنہ ہی اُسکے والدین جماعت احمدیہ کی نہ کوئی مشہورومعروف شخصیت اورنہ ہی خاندان تھے۔پندرھویں صدی ہجری کے سر(اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلیٰ رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَتٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا ۔کہ اللہ عزّ وجل اِس اُمت کیلئے ہرایک صدی کے سرپرایک شخص مبعوث فرماتا ہے جواُس کیلئے دین کوتازہ کرتا ہے۔ابوداؤد) پرروح القدس اُسکے شامل حال ہوجاتا ہے اوراللہ تعالیٰ اُسے موعودزکی غلام ہونے کی بشارت دیتا ہے۔وہ اپریل ۱۹۹۳ء میں خلیفہ رابع صاحب کوبالواسطہ اس حقیقت سے آگاہ کردیتا ہے وغیرہ۔خاکسارعرض کرتا ہے کہ آپکے بیان کے برخلاف نہ ان دونوں مدعیوں کے دعاوی ایک وقت میں ہوئے ہیں اورنہ ہی یہ دونوں ایک جیسے ہوسکتے ہیں۔ہاں یہ دونوں احمدی ضرور ہیں۔محترمہ۔میرا آپ سے سوال ہے کہ آپکی نظرمیں ان دونوں مدعیوں کے دعاوی ایک وقت میں کیسے ہوگئے اورمزید برآں یہ دونوں مدعی آپکی نظرمیں ایک جیسے کیسے ہوگئے۔؟ ؎ حیراں ہوں دِل کوروؤں کہ پیٹوں جگرکو میں مقدورہوتو ساتھ رکھوں نوحہ گرکو میں

یقیناً کچھ ایسے معیارہونگے جن کے ذریعہ کوئی کسی مدعی کے متعلق اُسکے خداتعالیٰ کا بندہ (یعنی سچا) ہونے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

محترمہ۔وہ عظیم کلام اللہ جوحضرت محمدعربی واُمی وخاتم النبیین ﷺ کے دِل پرنازل ہوا تھا اورزکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق وہ تمام مبشرکلام اِلٰہی جوآنحضرت ﷺ کے عظیم غلام حضرت مہدی ومسیح موعود پرنازل ہوا تھا جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کے دونوں مدعیوں میں سے سچے مدعی کا فیصلہ کرنے کیلئے اس سے بڑھ کراور معیار(standard) کیا ہوسکتا ہے۔؟ لیکن مقام افسوس ہے کہ میرے پیش کردہ اسی معیارکونظرانداز کرتے ہوئے آپ نے ''وَمَن کَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُون ۔ (نور۔۵٦) کے مطابق اپنے فاسق ہونے کا کیا ثبوت نہیں دیا ہے۔؟ آگے آپ لکھتی ہیں۔

If we start believing everybody who says they are from God then we will be forever confused and

falling astray. And if there are no such standards then every tom dick and harry can claim to be from God in the hope of fame. And every tom dick and harry may have a handful of followers but does that justify them as true claimants?

اگرہم ہرمدعی جوخدا کی طرف سے ہونے کادعویٰ کرے پرایمان لانا شروع کردیں گےتو پھرہم پریشان اورگمراہ بھی ہوسکتے ہیں۔اوراگرکوئی ایسامعیارنہیں ہوگا تو پھرشہرت کی خاطر ہرٹوم،ڈک اورہیری خدا کی طرف سے ہونے کادعویٰ کرسکتا ہےاوروہ مٹھی بھرپیروکاربھی بنالے گااوریہ(مٹھی بھرپیروکار)اُنکے سچی مدعی ہونے کاثبوت نہیں ہوسکتے۔؟

الجواب۔جومدعی قرآن کریم اورزکی غلام سےمتعلق مبشرِالہامات کی روشنی میں اوراِنہیں معیاربنا کرخلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعودکونہ صرف قطعی طورپرجھوٹا ثابت کرچکا ہوبلکہ ۱۹۹۳ء سے لےکراب تک میدان میں کھڑے ہوکرعلمائے جماعت اورخلفائے جماعت کواپنے ساتھ علمی مقابلہ کیلئے بھی بلارہا ہو۔آپ کوایسےعظیم الشان مدعی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود)کےضمن میں بات کرتے وقت آپ کوٹوم،ڈک اورہیری ایسے مدعیوں کی مثال دینے سے پہلےتھوڑاسا سوچنا چاہیے تھا۔؟Some justice please برائےکرم تھوڑاانصاف کیجئے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَإِذَاحَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْابِالْعَدْلِ ط(نساء۔۵۹)جب تم لوگوں کےدرمیان فیصلہ کروتوعدل سے فیصلہ کرو۔ محترمہ۔آپکاجذباتی اورقدرے عالم خلیفہ رابع صاحب نہ صرف اِس عاجزکےمقابلہ پرآکرمیرے دونوں سوالوں کا جواب نہ دے سکا بلکہ اُس نےعبدالغفارجنبہ کےدعویٰ موعود غلام مسیح الزماں (مصلح موعود)کوبھی اپنی زندگی کےآخری سانس تک افرادجماعت سے چھپائے رکھا۔خاکسارنے ۱۰۔جون ۲۰۰۲ءکواپنادعویٰ باقاعدہ ایک کتاب بنام غلام مسیح الزماں اُنکے آگے رکھا تھا۔میرے دعویٰ کےبعدخلیفہ رابع صاحب کےخطبات جمعہ تقریباًدس دس منٹ کےہوگئےاورپھربالآخرتیسرے جمعہ میں آپکا یہ خلیفہ دوران خطبہ ڈائس پر گرپڑاتھا۔محترمہ۔آپ کوعلم ہے یہ کیاواقعہ تھااورایسا کیوں ہواتھا؟افرادجماعت کونہ اُس وقت اِس کا کوئی علم تھااورنہ ہی اُنہیں بتایا گیا تھا؟محترمہ۔یہ میری سچائی کےرُعب کا کرشمہ تھا۔؟اوریہ مدعی مصلح موعود(عاجز)قرآن کریم اورزکی غلام سےمتعلقہ مبشرِالہامات کی کسوٹی پراپنےاورخلیفہ ثانی کےدعویٰ کوپرکھنے کیلئے آج بھی میدان میں کھڑاہوکر آپکےعالموں اورخلیفوں کوبلارہا ہےاورآپکے علماءاورخلیفہ صاحب میدان میں آکراُس کا مقابلہ کرنے کی بجائے چوہوں کی طرح بلوں میں گھس کریک طرفہ طورپرفضول اناپ شناپ بولتے رہتے ہیں۔پیروکاروں کامٹھی بھریاکروڑوں کی تعداد میں ہونے کی بجائے ہردورمیں صادقوں کی سچائی کا یہی معیارہواکرتا تھااورآج بھی یہی ہے۔وہ دلائل اوربراہین کیساتھ میدان میں کھڑے ہوتے ہیں۔آپ کویہ معیارکیوں نظرنہیں آرہا۔؟ ؎ دوستو اِک نظرخدا کیلئے سیدالخلق مصطفٰے کیلئے

آگےآپ لکھتی ہیں۔

There have been 30 false claimants of prophethood between The prophet Muhammad(SAW) and Hazrat Masih Maood. How can you tell if someone is false?Would you like to answer these questions or shall I? We will then judge who is entitled to be Masih Ibn Maryam or Musleh Maood; who is true and who is false.

حضرت مسیح موعوداورنبی محمدﷺکےدرمیان تیس(۳۰)جھوٹے مدعی نبوت ہوگزرے ہیں۔اِن میں سےاگرکوئی جھوٹا تھاتوآپ اُس کوکس طرح بیان کرسکتے ہیں۔؟کیاتم اِن سوالوں کےجواب دوگے یا کہ میں۔پھرہم فیصلہ یارائے قائم کریں گےکہ کون مسیح ابن مریم یامصلح موعود ہے،کون سچا ہےاورکون جھوٹا ہے۔؟

الجواب۔آپ یہ جولکھ رہی ہیں کہ’’حضرت مسیح موعوداورنبی محمدﷺکےدرمیان تیس(۳۰)جھوٹے مدعی نبوت ہوگزرے ہیں‘‘۔کیایہ آنحضرتﷺکی کوئی حدیث ہے؟اگریہ کوئی حدیث ہےتوآپ کواِس کا حوالہ دینا چاہیے تھا۔ایک ایسادعویٰ جوقرآن کریم اورحضرت مہدی ومسیح موعودؑکےمبشرِالہامات کی روشنی میں قطعی طورپرایک جھوٹا دعویٰ تھااور چونکہ بڑی مکاری اورعیاری کیساتھ نہ صرف اس جھوٹے دعویٰ کواحمدیوں کےذہنوں میں بٹھایا گیا ہےبلکہ قبل ازوقت یوم مصلح موعودمنامنا کراِنکی عادتوں میں بھی یہ دعویٰ داخل کردیا گیا ہے۔ایسے جھوٹے دعویٰ کواپنی عادت میں داخل ہونے کی وجہ سےاگرآپ سچاخیال کرتی ہیں اوراِسے سچا ثابت کرنے کیلئے تلی بیٹھی ہیں توآپ کوکم ازکم اپنی بات دلیل کیساتھ کرنی چاہیے۔آپ لوگوں کا یہ المیہ ہےکہ آپ کواس طرح برین واشڈ (brain washed) کیا گیا کہ جوبات مربی یاخلیفہ نےکہہ دی بس وہی بات سچ ہے۔نہ اُس بات کی پڑتال کرنی ہےاورنہ ہی اُسکے برخلاف کسی کی بات سننی ہے۔آپ خودہی بتائیں کہ کیا آپ مظلوم اورقابل رحم لوگ نہیں ہیں؟آپکے مندرجہ بالا بیان کےسلسلہ میں عرض ہےکہ آنحضرتﷺسےمروی حدیث اِس طرح ہے۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔(مسلم شریف جلد۶صفحہ۳۸۸)ابوہریرہؓ سےروایت ہےرسول اللہﷺنےفرمایاقیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تیس(۳۰)کےدجال جھوٹے پیدا

ہونگے (دجّال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

''اِن میں سے اگر کوئی جھوٹا تھا تو آپ اُس کو کس طرح بیان کر سکتے ہیں۔؟ کیا تم اِن سوالوں کے جواب دو گے یا کہ میں۔'' جواباً عرض ہے کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے پہلے اُمت میں کوئی مدعی ظاہر ہوا ہوتو اُسکے صدق اور جھوٹ کو پرکھنے کیلئے اُمت کے پاس بطور معیا قرآن کریم تھا۔ اگر آپ یہ سوال کریں گی کہ قرآن کریم سے ہم کسی مدعی کے جھوٹے اور سچے ہونے کا فرق کیسے معلوم کر سکتے ہیں؟ تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر میں نے آپکے اس سوال کا جواب دینا شروع کر دیا تو میرا یہ جوابی مضمون ایک رسالے یا کتاب کی شکل اختیار کر جائے گا۔ لہٰذا میں مضمون کی طوالت کے خوف سے اِسے چھوڑتا ہوں۔ ویسے بھی جب میں اپنے مضمون میں حضرت مرزا صاحبؑ کے طویل حوالے نقل کرتا ہوں تو وہ آپکی نازک طبع پر کافی گراں گزرتے ہیں۔ اگر آپ تقویٰ کیساتھ میرے مضامین اور کتب وغیرہ بغور وفکر پڑھیں گی تو آپ کو اس سوال کا جواب بھی وہاں مل جائے گا۔ اور اگر حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یعنی جماعت احمدیہ میں کوئی مدعی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اُسکے صدق اور کذب کا معیار ہم احمدیوں کے پاس قرآن کریم + حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر نازل ہونیوالا اِلہامی کلام ہے۔ اگر کسی کا دعویٰ قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحبؑ پر نازل ہونیوالے اِلہامی کلام پر پورا اُترتا ہوگا تو پھر ایسے مدعی کا دعویٰ قابل غور ہوگا لیکن اگر کوئی ایسا مدعی ہو (خواہ وہ حضورؑ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو) جس کے دعویٰ کی تکذیب قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحبؑ پر نازل ہونیوالا کلام کرے وہ دعویٰ قطعی طور پر قابل غور نہیں ہوگا۔ آپ بڑی خوشی سے مرزا بشرالدین محمود احمد اور اس عاجز کے دعاوی کو قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں پرکھ کر تسلی کریں اور دیکھیں کہ یہ دونوں ذرائع کس کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں اور کس کی تکذیب۔ باقی باتیں مثلاً مدعی کے دعویٰ کو کتنے لوگوں نے قبول کیا یا اُسکے کیا کیا کارنامے ہیں؟ یہ سب ضمنی باتیں ہیں اور جس مدعی کے دعوے کی قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحبؑ کے اِلہامات تصدیق کر دیں گے تو پھر بعد ازاں اِن ضمنی باتوں کی روشنی میں بھی اُسکے دعوے کو پرکھا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہ ضمنی باتیں کسی کے دعویٰ کی سچائی کا معیار ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ اِسکی تفصیل یہاں چھوڑتا ہوں۔ شاید مضمون میں آگے آجائے۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

Remember a claim is not just based on one's own understanding and interpretation. The prophecy of Musleh Maood is interpreted differently by us in light of Huzur's further writings and revelations. Huzur has used brackets in 3 different places in that prophecy of 20th feb 1886. where he didnt understand what something meant he wrote "samagh nehin aya". Only the person who has recieved a revelation can understand their ilham and what it means.

یاد رکھیں کہ ایک دعویٰ کی کسی کے اپنے فہم اور تشریح پر بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ حضورؑ کی تحریرات اور اِلہامات کی روشنی میں ہم نے پیشگوئی مصلح موعود کی مختلف طور پر تشریحات کی ہیں۔ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ نے تین (۳) مختلف جگہوں پر بریکٹس (brackets) کا استعمال فرمایا ہے۔ جہاں پر آپ کسی معنی کو سمجھ نہ سکے وہاں پر آپ نے لکھ دیا کہ ''سمجھ میں نہیں آیا''۔ صرف وہی انسان جو صاحب اِلہام ہو آپ (حضورؑ) کے اِلہامات کو سمجھ سکتا ہے کہ اِنکا کیا مطلب ہے۔؟

الجواب۔ جواباً عرض ہے کہ اگر آپکے بقول ''ایک دعویٰ کی کسی کے اپنے فہم اور تشریح پر بنیاد نہیں رکھی جا سکتی'' تو پھر ۱۹۴۴ء میں ایک شخص کی عجیب وغریب اور طویل خواب کی بنیاد پر دعویٰ مصلح موعود کیوں ہوا تھا اور افراد جماعت احمدیہ نے ایک مہمل خواب کی بنیاد پر کیے ہوئے اس دعویٰ کو کیوں قبول کیا تھا۔؟ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی جو تشریح کی ہے وہ میرے ذہن کی پیداوار نہیں بلکہ اِسکی بنیاد (base) خالصتاً قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات پر ہے۔ اگر کوئی مدعی مصلح موعود ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں تشریح کر کے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو کامل طور پر جھٹلا دیتا ہے اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں جو دلیل پیش کرتا ہو اُسکی بنیاد بھی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود پر رکھتا ہو تو ایسے مدعی سے بہتر کوئی اور مدعی مصلح موعود کس طرح ہو سکتا ہے۔؟ اور پھر یہ سب کچھ خاکسار نے اِلٰہی انکشافات اور اِلہامات کی روشنی میں کیا ہے۔ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں بڑے تقویٰ کیساتھ اس حقیقت کا اعتراف کیا تھا کہ حضرت بانئے جماعت کے زندہ تینوں (بشیرالدین محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) لڑکے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ خلیفہ ثانی بننے کے بعد چاپلوس اور خوشامدی قسم کے ناعاقبت اندیش احمدیوں نے جب دنیاوی مراتب کی خاطر جھوٹے طور پر خلیفہ ثانی کیلئے مصلح موعود، پسر موعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر ایسے القابات استعمال کرنا شروع کر دیئے تو خلیفہ صاحب کا دماغ گھوم گیا۔ اُنہوں نے سوچنا شروع کر دیا کہ میرے والد سچے مہدی و مسیح موعود کو مسلمانوں کی اکثریت نے قبول نہیں کیا اور جماعت احمدیہ میں میرے دعویٰ کے بغیر ہی احمدی مجھے مصلح موعود بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تب اُنہوں نے پینترے بدل بدل کر عجیب وغریب تماشے شروع کر دیئے جو کہ ایک متقی اِنسان کی شان کے خلاف تھے ۱۹۱۴ء سے لے کر

۱۹۴۴ء میں ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرنے تک (جس کی اُس نے ۱۰۔ مارچ ۱۹۵۴ء کو مسجد مبارک میں بوقت نماز عصر ولوتقول علینا کے مطابق اپنی شہ رگ قطع کروا کر سزا پائی) اُس نے کیا کیا ڈرامے کیے اِسکی تفصیل یہاں اِسلئے چھوڑتا ہوں کہ جب میں موضوع کی وضاحت کیلئے مفصل حوالے درج کرتا ہوں تو یہ بات بھی آپ کو ناگوار گزرتی ہے۔ حالانکہ یہ ایک ایسا طرز تحریر ہے جس کو پسند کیا جانا چاہیے لیکن آپ اس پر بھی اعتراض کرتی ہیں۔ بہرحال خلیفہ ثانی کے افراد جماعت کو دھوکہ دینے کے یہ بیانات اور اِنکے پیچھے چھپی اُنکی ہرصورت میں مصلح موعود بننے کی اُمنگوں کا مطالعہ آپ میرے دیگر مضامین میں کرسکتی ہیں۔ جن اِلہامی باتوں کے متعلق حضورؑ نے بریکٹس میں لکھ کر یہ فرمایا تھا کہ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ خلیفہ ثانی صاحب کو اِسکی خوب سمجھ آئی تھی۔ مطالعہ کیلئے ملاحظہ فرمایئے اُنکے دعویٰ مصلح موعود کی تقریر (الموعود) انوار العلوم جلد ۱۷ صفحات ۶۳۵۔۶۳۷) البتہ آپ نے یہ بات درست فرمائی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کو جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو آپ نہ سمجھائے تب تک عقلی ڈھکوسلوں سے اِسکی سمجھ نہیں آسکتی۔ واضح رہے کہ اس عاجز کو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت سمجھائی بلکہ موعود زکی غلام کی قطعی موعود علمی نشانیاں بھی اِلہام فرما کر مجھے اِس پیشگوئی کا مصداق بنایا ہے۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

Secondly all the ilhams relating to good news of a ghulam after the birth and upto the birth of Hazrat Mirza Bashiruddin Ahmed were nothing to do with Musleh Maood, they were only prophecies from Allah about births of Huzur's other sons and grandsons as a sign for the world. Huzur has clarified all this in his book Taryaqul Qulub pages 212 onwards. The Quran is also testimony to the truth of these prophecies, as in the Quran everytime a propphecy of ghulam was made, a son was born or a grandson was born. Why would Allah's rules change now?

ثانیاً غلام کے متعلق وہ تمام مبشر اِلہامات جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش تک یا آپکی پیدائش کے بعد نازل ہوتے رہے اِن کا مصلح موعود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ دنیا کیلئے نشان کے طور پر حضورؑ کے دیگر بیٹوں اور پوتوں کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ حضورؑ نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحات ۲۱۲ سے آگے اِسکی وضاحت فرمائی ہے۔ قرآن بھی اِن پیشگوئیوں کی سچائی کیلئے ثبوت (testimony) ہے کیونکہ قرآن میں ہر دفعہ غلام کی بشارت کے بعد ہمیشہ بیٹا یا پوتا ہی پیدا ہوا تھا۔ یہاں اللہ کا قاعدہ یا سنت کیوں بدلے گی۔؟

الجواب۔ جواباً عرض ہے کہ غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ نزول ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔ اور غلام سے متعلق یہ اِلہامی بشارتیں حضورؑ پر گیارہ (۱۱) دفعہ نازل ہوئیں جیسا کہ درج ذیل مبشر اِلہامات سے ظاہر ہے۔

(۱) ۱۸۸۱ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ۔'' یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ۱۸۸۶ء۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے اِلہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔۔۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔۔۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دِل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔۔۔۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱۔ مجموعہ اِشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲ بحوالہ اِشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء)

(۳) ۱۸۹۴ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ''۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۴) ۱۸۹۶ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔'' ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۵) ۱۳۔اپریل ۱۸۹۹ء۔" اِصۡبِرۡ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔" یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(٦) ۲٦۔دسمبر ۱۹۰۵ء۔" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنۡ عِنۡدِیۡ۔"ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد۱۰ نمبر ا مورخہ ۱۰۔جنوری ۱۹۰٦ء صفحہ ا)

(۷) مارچ ۱۹۰٦ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّك۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد۱۰ نمبر ۱۰،۲۴ مارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ا)

(۸) ۱۹۰٦ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظۡهَرِ الۡحَقِّ وَ الۡعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۹) ۱٦۔ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيۡمٍ۔"ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ٦۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ا)

(۱۰) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيۡمٍ (٦) يَنۡزِلُ مَنۡزِلَ الۡمُبَارَكِ۔(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔"(تذکرہ صفحہ ٦۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ا) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۱) ٦/۷۔نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبۡ لِیۡ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسۡمُهٗ يَحۡيٰی۔اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحَابِ الۡفِيۡلِ۔....آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ ٦۲٦ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰،۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔؟

محترمہ۔حضرت بانئے جماعتؑ کی دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی۔حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے کل آپکے دس (۱۰) بچے پیدا ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عصمت۔۱۵۔اپریل ۱۸۸٦ء کو پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۱ء میں فوت ہو گئیں۔

(۲) بشیر اوّل۔۱۷۔اگست (۷۔اگست۔ناقل) ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئے اور ۴۔نومبر ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گئے۔

(۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۱۹۱۴ء میں خلیفۃ المسیح الثانی ہوئے۔

(۴) شوکت ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۲ء میں فوت ہو گئیں۔

(۵) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔آپ ۲۰۔اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔

(٦) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔آپ ۲۴۔مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔

(۷) حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔آپ ۲۔مارچ ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئیں۔

(۸) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو ۱۴۔جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے اور ۱٦۔ستمبر ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گئے۔

(۹) صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ جو ۲۸۔جنوری ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئیں اور اِسی سال ۳۔دسمبر کو وفات پا گئیں۔

(۱۰) حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔آپ ۲۵۔جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں۔(حیات طیبہ۔صفحات ٦۷۔٦۸ مؤلف حضرت شیخ عبدالقادر مرحوم۔سابق سوداگرمل)

محترمہ۔آپ لکھتی ہیں۔"قرآن بھی اِن پیشگوئیوں کی سچائی کیلئے ثبوت (testimony) ہے کیونکہ قرآن میں ہر دفعہ غلام کی بشارت کے بعد ہمیشہ بیٹا یا پوتا ہی پیدا ہوا تھا۔یہاں اللہ کا قاعدہ یا سنت کیوں بدلے گی۔؟"

(ا) جواباً عرض ہے کہ یہ بات تو درست ہے کہ قرآن کریم میں غلام کی بشارت کے بعد ہر دفعہ لڑکا پیدا ہوتا ہے مثلاً (ا) ہود آیات ۷۲ تا ۷۴ (۲) الحجر، آیات ۵۴ تا ۵٦ (۳) صافات، آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳ (۴) ذاریات، آیات ۲۹ تا ۳۱ (۵) ال عمران، آیات ۳۹ تا ۴۱ اور ۴٦ تا ۴۸ (٦) مریم آیات ۸ تا ۱۰ اور ۲۰ تا ۲۲ میں اس کا مفصل ذکر موجود ہے۔ لیکن اسی طرح یہ بھی قطعی سچ ہے کہ قرآن کریم میں غلام کی بشارت پوتے کیلئے ہرگز نہیں ہوئی۔اگر ہوئی ہے تو آپ قرآن کریم سے اِسکی کوئی مثال دیں اور اگر آپ قرآن کریم سے ایسی کوئی مثال نہیں دے سکتیں تو پھر آپ یا کسی اور کو ہرگز کوئی حق نہیں ہے کہ آپ قرآن کریم کی تعلیم کے برخلاف غلام کی بشارتوں کو پوتوں پر چسپاں کرتی پھریں۔

(۲) حضورؑ پر غلام سے متعلق جو گیارہ بشارتیں نازل ہوئی تھیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اِن بشارتوں میں دو بشارتیں ایسی تھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے غلام کو نافلہ فرمایا ہے۔ مثلاً ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔ "ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

اِسی طرح مارچ ۱۹۰۶ء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ "ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافلہ غلام سے کیا مراد تھی؟ کیا یہ نافلہ غلام اللہ تعالیٰ کے علم میں حضورؑ کا کوئی پوتا تھا؟ اِس ضمن میں عرض ہے کہ حضورؑ نے نافلہ غلام کو بھی اِسی طرح اپنا پوتا خیال فرمایا تھا جس طرح آپؑ نے زکی غلام کے آگے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر زکی غلام کو لڑکا خیال فرمالیا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ جب حضورؑ نے زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارت کو اپنے دو (۲) لڑکوں (بشیر احمد اوّل اور مبارک احمد) پر چسپاں کیا تو یہ دونوں لڑکے کم عمری میں ہی فوت ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ نزول حضورؑ پر جاری رکھا حتیٰ کہ حضورؑ کی نرینہ اولاد کے اِنقطاع کے بعد بھی آپؑ پر زکی غلام سے متعلق اِلہامی بشارتیں نازل ہوتی رہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کا اِن اِلہامی بشارتوں سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اپنے برگزیدہ بندے کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ اے میرے بندے! یہ زکی غلام (مصلح موعود) تیرا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے تیرا کوئی روحانی فرزند ہے۔؟ اِسی طرح حضورؑ نے نافلہ غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کو اپنا پوتا خیال فرماتے ہوئے جب اُنہیں اپنے پہلے پوتے نصیر احمد ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو یہ پوتا بھی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اب کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ حضورؑ نے زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارت کو اپنے جس لڑکے پر چسپاں کیا وہ فوت ہو گیا اور جن پر چسپاں نہ کیا وہ زندہ رہے اور اُنہوں نے طویل عمریں بھی پائیں۔ بعینہٖ نافلہ غلام کی بشارت کو اپنے جس پوتے پر چسپاں کیا وہ تو فوت ہو گیا اور جن پر نافلہ غلام کی بشارت کو چسپاں نہ کیا وہ زندہ رہے اور اُنہوں نے طویل عمریں بھی پائیں۔ کیا یہ سب اتفاقات تھے؟ اور اگر یہ اتفاقات نہیں تھے تو اللہ تعالیٰ کے اس فعل سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس فعل سے ملہم پر یہ ظاہر فرمادیا کہ نہ زکی غلام تیرا کوئی جسمانی لڑکا ہے اور نہ ہی نافلہ غلام تیرا کوئی پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت جو قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی پیارے بندے کو غلام کی بشارت دینے کے بعد اُسکے گھر میں حقیقی بیٹا پیدا کردیتا ہے لیکن قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی غلام سے مراد محض کوئی یوتھ (youth) یعنی نوجوان لڑکا بھی ہو سکتی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی اِلہامی لفظ کے بارے میں اُس کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے کہ اُس نے وہ لفظ یا بشارت کن معنی میں نازل فرمائی ہے۔

اِسی طرح لفظ نافلہ کے سلسلہ میں بھی قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کی اسی سنت کا پتہ ملتا ہے کہ کبھی نافلہ سے اللہ تعالیٰ کی مراد پوتا ہوتا ہے اور کبھی وہ اس لفظ کو زائد انعام کے معنی میں نازل فرماتا ہے۔ اب جب ہم حضورؑ پر نازل ہونیوالے مبشر اِلہامات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کی خواہش کے باوجود موعود زکی غلام کو حقیقی لڑکے کی بجائے یوتھ (youth) یعنی کسی نوجوان لڑکے یعنی غلام (خادم) کے معنی میں نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح نافلہ غلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے پوتے کی بجائے بمعنی زائد انعام کے نازل فرمایا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارت کو حقیقی لڑکے کے معنی میں نازل فرمایا ہوتا اور نافلہ غلام کی بشارت کو پوتے کے معنی میں نازل فرمایا ہوتا تو یہ موعود زکی غلام (حقیقی لڑکا) اور موعود نافلہ غلام (پوتا) آپکے گھر میں ضرور پیدا ہوتے۔ مبشر اِلہامات کے بارے میں ملہم اپنا کوئی اجتہاد یا قیاس تو کر سکتا ہے لیکن قطعی طور پر وہ یہ فیصلہ نہیں دے سکتا کہ کسی ذومعنی اِلہامی لفظ کے یقینی یہی معنی ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ بذات خود کسی وجود کے بارے میں اُسے یہ نہ بتادے کہ وہ کیا ہے۔؟ مثلاً جس طرح اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعود لڑکے کے متعلق یہ فرما کر کہ "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا" یہ قطعی فیصلہ فرمادیا تھا کہ یہ موعود لڑکا تیرا حقیقی لڑکا ہی ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مہدی و مسیح موعود پر نازل فرمائے گئے مبشر اِلہامات کے سلسلہ میں اپنی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی اور جس مبشر اِلہام کو جس معنی میں مناسب خیال فرمایا اُسے اُسی صورت میں ظاہر فرمادیا۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔ " ثانیاً غلام کے متعلق وہ تمام مبشر اِلہامات جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش تک یا آپکی پیدائش کے بعد نازل ہوتے رہے ان کا مصلح موعود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

محترمہ۔ اس سلسلہ میں میرے آپ سے درج ذیل چند سوالات ہیں۔

(سوال نمبر ۱) ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو دو (۲) وجودوں (ایک وجیہہ اور پاک لڑکا / ایک زکی غلام) کی بشارات بخشیں تھیں۔ حضورؑ نے زکی غلام کے آگے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر یہ خیال فرمایا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہوگا اور اِسے آپ نے مصلح موعود کا نام دیا تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی سنت سے پتہ ملتا ہے کہ بشارت ہمیشہ پیدا ہونیوالے کی ہوا کرتی ہے نہ اُسکی جو پیدا ہو چکا ہو۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر یہ زکی غلام (مصلح موعود) مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا تو پھر آپ (مرزا بشیر

الدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد حضورؑ پر اِس زکی غلام کی بشارات کیوں نازل ہوتی رہیں۔؟؟؟

(سوال نمبر۲) میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ زکی غلام حضورؑ کا جسمانی لڑکا تھا اور یہ ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صورت میں پیدا ہو گیا تھا تو پھر حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی اِس زکی غلام کی بشارتیں آپکی وفات تک یعنی نومبر ۱۹۰۷ء تک آپ پر کیوں نازل ہوتی رہیں۔؟؟؟

(سوال نمبر۳) میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ غلام مسیح الزماں سے متعلق اِن گیارہ (۱۱) مبشر الہاموں میں سے چھ (۶) مبشر الہاموں میں غلام کی وہی پیشگوئی مصلح موعود والی صفات اور علامات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱)۱۸۹۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔" ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۲)۱۳۔اپریل ۱۸۹۹ء۔"اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۳)۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۴)۱۶۔ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔"ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۵)اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔"(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۶)۶/۷۔نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔....آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ ،۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا؟

محترمہ۔۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے (۱) زکی (۲) (حلیم) (۳) مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔قرار دیا تھا۔بعد ازاں نازل ہونیوالے غلام سے متعلق مبشر الہامات میں اِنہی صفات کا نزول فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے (ملہم) اور آپکی وساطت سے آپکی جماعت کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ یہ غلام کوئی نیا غلام نہیں ہے بلکہ یہ وہی ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت یافتہ غلام ہے۔محترمہ۔آپکی یہ بات کس طرح درست ہوسکتی ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کے بعد نازل ہونے والے مبشر الہامات کا مصلح موعود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔؟؟؟ خاکسار آپکے سامنے دلائل کیساتھ یہ حقیقت ثابت کر رہا ہے کہ حضورؑ کی وفات یعنی ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک غلام سے متعلق سارے مبشر الہامات مصلح موعود کے متعلق ہی تھے۔اور یہ مبشر الہامات اللہ تعالیٰ نے نازل بھی اس لیے فرمائے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ آئندہ زمانے میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں کیا اندھیر مچنے والا تھا۔؟؟؟ آپ سے گذارش ہے کہ آپ عقل اور اِنصاف سے کام لیں نہ کہ ظلم سے۔

(سوال نمبر۴) زکی غلام کی ایک علامت اُس کا حلیم ہونا ہے۔اب اس حلیم غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اُسے مثیل مبارک احمد قرار دے کر یہ قطعی فیصلہ فرما دیا تھا کہ یہ مبارک احمد کے بعد پیدا ہوگا۔آپ کافی پڑھی لکھی ہیں۔کیا آپ کو علم نہیں کہ مثیل ہمیشہ اصل یعنی جن کے وہ مثیل ہوتے ہیں اُنکے بعد پیدا ہوا کرتے ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے کیا یہ قطعی فیصلہ نہیں فرما دیا تھا کہ مبارک احمد سے پہلے پیدا ہونے والا حضورؑ کا کوئی لڑکا بھی مصلح موعود نہیں ہوگا؟ محترمہ۔آپ کس دلیل کی بنیاد پر یہ فرما رہی ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کے بعد غلام سے متعلق نازل ہونیوالے مبشر الہامات کا مصلح موعود سے کوئی تعلق نہیں ہے؟؟؟ ۔ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اِشارہ

(سوال نمبر۵) اگر آپکی منطق کے مطابق یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ قرآن کریم میں غلام کی بشارت کے بعد ہر دفعہ لڑکا پیدا ہوا ہے تو پھر میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ غلام سے متعلق درج بالا گیارہ (۱۱) مبشر الہامات کے مطابق حضورؑ کے گھر میں گیارہ موعود لڑکے پیدا ہونے چاہیے تھے؟ خاکسار پہلے یہ وضاحت کر چکا ہے کہ قرآن کریم میں غلام کی بشارت اللہ تعالیٰ نے کسی پوتے کیلئے نہیں نازل فرمائی ہے۔ابھی پچھلے ماہ میں بعض ایسے عرب ساتھیوں کیساتھ کام کر تا رہا ہوں جو اپنے عرب ممالک میں عربی کے پروفیسر رہے ہیں۔میں نے اُن سے سوال کیا کہ آپ عرب ہیں۔مجھے آپ بتائیں کہ کیا عربی کا لفظ غلام پوتے (grandson) کیلئے بھی استعمال ہوسکتا ہے؟ اِن سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہرگز نہیں ۔اُنہوں نے میرے سوال پر بطور خاص تحقیق کرنے کے بعد مجھے بتایا کہ عربی لفظ غلام ہمارے ہاں تین معانی میں استعمال ہوتا ہے۔(۱) حقیقی بیٹا (۲) اٹھارہ سال سے بڑی عمر کا

کوئی بھی نو جوان (youth)(۳) غلام بمعنی خادم (servant)۔اب لڑکے اور لڑکیاں ملا کر حضورؑ کے گھر میں کل دس (۱۰) بچے پیدا ہوئے تھے یعنی لڑکیوں سمیت بھی گیارہ وجود نہیں بنتے۔ جب تک حضورؑ کے گھر میں لڑکے پیدا ہوتے رہے تب تک حضورؑ غلام سے متعلق مبشر الہامات کو اپنے لڑکوں پر چسپاں کرتے رہے لیکن ۱۴۔ جون ۱۸۹۹ء کے بعد حضورؑ کے گھر میں نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زکی غلام کی بشارت کو پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ مختلف صفات کیساتھ حضورؑ پر نازل فرماتا رہا۔اس پر میرے آقا خاموش رہے اور اُس زمانہ کے مخالف مولویوں نے اس بنیاد پر میرے آقا کی نعوذ باللہ تکذیب کی کہ ۱۴۔ جون ۱۸۹۹ء کے بعد مرزا غلام احمد پر نازل ہونیوالے مبشر الہاموں کے مطابق آپکے گھر میں یہ لڑکے کیوں پیدا نہ ہوئے؟ وہ مولوی تو حضورؑ کے مخالف تھے اور آپ لوگ حضورؑ کو قبول کر کے بھی آج ایک ایسے انسان (جو موعود لڑکا تو ضرور تھا لیکن زکی غلام نہیں تھا) کو مصلح موعود بنانے کیلئے زکی غلام کو آپکا لڑکا بنانے کی ضد سے باز نہیں آرہے اور یہ خیال نہیں کررہے کہ اس طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے نعوذ باللہ تمام دعاوی باطل ہوجائیں گے۔؟؟؟ خدا کیلئے میری مخالفت میں کچھ ہوش کے ناخن لو۔

(سوال نمبر ۶) یہ بھی واضح رہے کہ قرآن کریم اور عربی زبان کے مطابق غلام یا (۱) جسمانی لڑکا ہوتا ہے (۲) یا پھر کوئی بھی اَٹھارہ سال کا نوجوان لڑکا (youth)(۳) اور یا پھر کوئی خادم غلام ہوسکتا ہے۔مثلاً ''وَجَـآءَ تْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَـٰذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۔''(یوسف۔۲۰) ترجمہ۔اور ایک قافلہ آیا اور اُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اور اُس نے اپنا ڈول ڈالا۔تو اُس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ ایک لڑکا ہے۔اور اُنہوں نے اُسے ایک پونجی کے طور پر چھپا لیا اور اللہ اُسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

اسی طرح سورۃ کہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَاماً فَقَتَلَهُ ۔۔۔''(کہف۔۷۵) پھر وہ چل پڑے۔یہاں تک کہ وہ جب ایک لڑکے کو ملے تو اُس نے اُسے مار ڈالا۔۔۔

''وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ ۔۔۔''(کہف۔۸۳) اور (وہ) دیوار اس شہر کے دو (۲) یتیم لڑکوں کی تھی۔۔۔

اب اگر کسی مدعی (اُمتی نبی، مہدی و مسیح موعود اور مجدد الف آخر علیہ السلام) کو کسی زکی غلام کی بشارت ملی ہو اور وہ زکی غلام بطور جسمانی لڑکا اُسکے گھر میں پیدا نہ ہوا ہو۔اگر وہ مدعی اپنے دعاوی میں سچا ہے تو پھر یقیناً قرآن کریم کے مطابق وہ زکی غلام اُس کا کوئی روحانی فرزند ہوگا۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے نافلہ کا لفظ بھی قرآن کریم میں دو مختلف معانی میں استعمال فرمایا ہے۔(۱) نافلہ بمعنی پوتا مثلاً۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ''(الانبیاء۔۷۳) اور ہم نے اُسے (ابراہیم کو) اِسحٰق بھی بخشا اور یعقوب بھی بطور پوتا کے (دیا) اور ہم نے سب کو نیک بنایا۔

(۲) اسی طرح بمعنی زائد انعام مثلاً اللہ فرماتا ہے۔''وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً''(بنی اسرائیل۔۸۰) اور رات کو بھی تو اِس (قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر، جو تجھ پر ایک زائد اِنعام ہے (اِس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا ربّ تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کردے۔

اب جب حضورؑ نے نافلہ غلام کے اِلہامات کو اپنے پہلے پوتے نصیر احمد پر چسپاں کیا تو وہ پوتا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضورؑ کو نافلہ غلام کے بارے میں جو مبشر اِلہامات ہوئے تھے اس سے مراد آپؑ کا کوئی پوتا نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسی موعود زکی غلام (مصلح موعود) کو ہی نافلہ فرما کر اُسے حضورؑ کیلئے نافلہ بمعنی زائد انعام قرار دیا ہے۔لہٰذا آپکے موَقف کے برخلاف ثابت ہوا کہ قرآن کریم کے مطابق یہ کوئی ضروری نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ بندے کو کسی زکی غلام کی بشارت دے تو اس بشارت سے لازمی طور پر اللہ تعالیٰ کی مراد حقیقی بیٹا ہی ہوگی بلکہ قرآن کریم ہی کے مطابق اس سے کوئی بھی نوجوان لڑکا (youth) ہوسکتا ہے جو کہ یقینی طور پر اُس روحانی وجود کا روحانی فرزند ہی ہوگا۔اور ایسی صورتحال کو ہم اللہ تعالیٰ کے قاعدہ یا سنت میں تبدیلی نہیں کہہ سکتے۔ وَهُوَا الْمُرَاد۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

If Huzur did not have sons or that one of his son's did not claim to be the one prophecised about and all the attributes of that son fulfilled in him then one can have doubts or say that Allah meant spiritual son. So here the whole basis of anybody else claiming to be Musleh Maood according the prohecy of 1886 is flawed.

اگر حضورؑ کے ہاں لڑکے پیدا نہ ہوتے یا آپ کا کوئی لڑکا موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرتا اور تمام نشانیاں اُسکے وجود میں پوری نہ ہوتیں تب کوئی شک کرسکتا تھا اور کہہ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی غلام سے روحانی فرزند مراد تھی۔لہٰذا یہاں ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مطابق کسی بھی دوسرے مدعی مصلح موعود کا دعویٰ غلط ہوجاتا ہے۔

الجواب۔جواباً عرض ہے کہ (۱) حضورؑ کے گھر میں لڑکے ضرور پیدا ہوئے ہیں اور حضورؑ غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کو اپنے لڑکوں پر چسپاں بھی کرتے رہے ہیں لیکن نرینہ اولاد کے

انقطاع کے بعد بھی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ نزول جاری فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو یہ پیغام دیا کہ اے میرے بندے! اگر چہ میں غلام کی بشارت کسی اور مقصد کیلئے نازل فرمارہا تھا لیکن تیری خواہش اور تیرے غلام کے معنی لڑکا کرنے کی وجہ سے میں تجھے لڑکے بھی دیتا رہا اور جب مجھے جتنے لڑکے تجھے دینے منظور تھے وہ میں نے دے دیئے تو پھر اس کے بعد تیرے غلام کے معنی لڑکا کرنے کے باوجود بھی میں نے تجھے کوئی لڑکا نہیں دیا۔ اب حضورؑ کے گھر میں جو لڑکے پیدا ہوئے تھے وہ گیارہ تو نہیں تھے۔ اگر غلام کی ہر بشارت کے بعد حضورؑ کے گھر میں لڑکا پیدا ہو جاتا اور اِن سب لڑکوں کی بشارتیں بھی مختلف صفات کیساتھ ہوتیں اور نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد غلام سے متعلق اِلہامی بشارات کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا تو پھر آپکی بات صحیح ہوتی کہ غلام کی بشارتیں حضورؑ کے لڑکوں کے متعلق ہی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تو اپنے برگزیدہ بندے پر ہر رنگ میں مبشر اِلہامات جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے نازل فرما کر اُسکے پیروکاروں کو سمجھا دیا کہ زکی غلام اُس کا ہرگز جسمانی لڑکا نہیں ہے۔

(۲) جہاں تک حضورؑ کے کسی لڑکے کے موعود ہونے کا دعویٰ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو دو (۲) وجودوں کی بشارات بخشیں تھیں۔ اِن میں سے (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تھا (۲) ایک زکی غلام تھا۔ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنا دعویٰ موعود لڑکا ہونے تک محدود رکھتے تو پھر اُن کا دعویٰ درست ہوتا لیکن اُنہوں نے اپنے دائرہ بشارت اور استحقاق سے آگے بڑھ کر مصلح موعود ہونے کا حلفاً دعویٰ کر دیا۔ مصلح موعود کے دعوے سے مراد ہے کہ وہ حلفاً کہہ رہے ہیں کہ وہ موعود زکی غلام ہیں حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں حضورؑ کا کوئی بھی لڑکا موعود زکی غلام کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا۔

(۳) جہاں تک اُس لڑکے (مرزا بشیر الدین محمود احمد) کے وجود میں نشانیوں کے پورا ہونے کا تعلق ہے تو یہ نشانیاں اس حقیقت کا انکشاف تو کر رہی ہیں کہ بے شک وہ لڑکا موعود تھا لیکن اِن نشانیوں کی بدولت وہ لڑکا زکی غلام (مصلح موعود) نہیں ہو سکتا تھا۔ محترمہ۔ پیشگوئی مصلح موعود کے اس تجزیہ کے بعد اب بتائیں کہ آپ کس دلیل کی بنا پر یہ فرما رہی ہیں اور اس میں کیا صداقت ہے کہ۔ یہاں ۱۸۸٦ء کی پیشگوئی کے مطابق کسی بھی دوسرے مدعی مصلح موعود کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔؟؟؟ تفکروا وتندموا واتقوا الله ولاتغلوا۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

Another noteworthy thing here is that howcome Allah has helped and guided and saved from all enemies and plots someone who apparently has (god forbid) lied in his claim in the name of Allah. remember Allah does not love someone who is a liar and does not allow him to succeed in His name. Let it be remembered that Hazrat Mirza Bashiruddin's name is still shining today as brightly as before. People have claimed to be Musleh maood before many times, where are they now?

یہاں پر ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے مدعی جو اللہ کے نام پر (نعوذ باللہ) جھوٹ بول کر دعویٰ کر رہا ہو اُسکی مدد، راہنمائی اور اُس کو دشمنوں کی سازشوں سے کیسے بچا سکتا تھا؟ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسی جھوٹے انسان سے محبت نہیں کرتا اور اُسے اپنے نام پر کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین کا نام اب بھی اسی طرح چمک رہا ہے جس طرح پہلے تھا۔ بہت سے لوگ جنہوں نے پہلے مصلح موعود ہونے کے دعوے کیے تھے وہ اب کہاں ہیں؟

الجواب۔ جہاں تک مرزا بشیر الدین محمود احمد کی مدد کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مہدی و مسیح موعود سے کیے گئے اپنے وعدے کے مطابق اُسکے موعود لڑکے کی مدد کی تھی لیکن جونہی اُس موعود لڑکے نے اپنے روحانی مقام سے تجاوز کر کے ایک ایسا دعویٰ (مصلح موعود۔ زکی غلام) کیا جس کا وہ مصداق نہیں تھا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اُسی وقت اُسکی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم من اللہ یا مفتری علی اللہ کیلئے مقرر کردہ اپنی سزا کا مزا بھی اُسے چکھا دیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضورﷺ کے ذکر میں فرماتا ہے۔

"وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ☆ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ☆ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ☆ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ☆" (سورۃ الحاقۃ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمدﷺ) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اِس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اِس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اِس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا (ترجمہ از تفسیر صغیر) اِن آیاتِ اِلٰہی کی روشنی میں حضورؑ مفتری علی اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''اِسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرتﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر اِفترا کر کے آنحضرتﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۴ (دسمبر ۱۹۰۰ء) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

محترمہ! واضح رہے کہ صادقوں کو مخالفین اور کفار اَیذ ینتیں دیا کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات اُنکے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور مصلحین شہید بھی ہوئے ہیں۔ لیکن دنیائے مذہب میں ہمیں کسی ایک صادق کی بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کفار کے ہاتھوں اُسکی شہ رگ قطع ہوئی ہو۔ جھوٹے مدعی اِلہام کی شہ رگ کا قطع ہو جانا اُسکے مفتری ہونے کا واضح ثبوت

ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لیے یہ سزا مقرر کر چھوڑی ہے اور اس سے کسی بھی متقی مسلمان کو مَفَر نہیں۔اب قرآن مجید کی روشنی میں ز کی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات سے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ خلیفہ ثانی نے حلف اُٹھا کر جو دعویٰ مصلح موعود کیا تھا وہ دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔اب سوال یہ ہے کہ آیا خلیفہ ثانی مفتری علیٰ اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا کی زد میں آئے تھے یا کہ نہیں۔؟ خاکسار یہاں عرض کرتا ہے کہ متذکرہ بالا قطع وتین کا یہ قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ خلیفہ ثانی کی ذات میں پورا ہوا اور تاریخ احمدیت میں یہ ایک ایسا منفرد واقعہ ہے جس سے کسی احمدی کیلئے اِنکار ممکن نہیں۔خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس سال بعد یعنی دس (۱۰) مارچ ۱۹۵۴ء کے دن آیاتِ مذکورہ بالا کی وعید جس طرح پوری ہوئی اُسکی تفصیل مولوی ابُو العطاء صاحب جالندھری مدیر ''الفرقان'' کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

خلیفہ ثانی کی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ۔''مورخہ ۱۰۔مارچ ۱۹۵۴ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ واپس تشریف لے جارہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان (مُسَمّٰی عبدالحمید ولد منصب دار قوم جٹ چک نمبر ۲۲۰ جج والا تھانہ صدر لائلپور (فیصل آباد) سابقہ وطن تھانہ کرتار پور تحصیل وضلع جالندھر) نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کردیا۔چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔(دراصل چاقو کا یہ وار گردن پر شہ رگ کے قریب نہیں پڑا تھا بلکہ اس سے شہ رگ قطع ہوگئی تھی۔اِسکی تفصیل آگے آئے گی۔ناقل) حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجانے کے باعث اِس مرتبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی بجائے چاقو اُسے جالگا اور وہ زخمی ہوگیا۔نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اُسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے۔۔۔۔حضرت امام جماعت احمدیہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کیساتھ چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستہ میں اور سیڑھیوں پر خون مسلسل بہتا گیا،جس سے حضور کے تمام کپڑے،کوٹ،مفلر،سویٹر،قمیض،دو بنیانیں اور شلوار خون سے تربتر ہوگئے۔حضور کیساتھ چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے (خاکسار اُبوالعطا کے کوٹ،پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں) مکان پر پہنچ کر اِبتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی۔اور زخم کو صاف کر کے اور ٹانکے لگا کر سی دیا۔اِبتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون انچ گہرا اور تین انچ چوڑا ہے۔لیکن جب رات کو لاہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح مُعائنہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سوا دو انچ گہرا اور شاہ رگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانکے لگا دیئے۔۔۔۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۱)

زخم شہ رگ کے قریب تھا یا کہ قطع وتین ہوگئی تھی۔؟ چاقو کا یہ زخم کافی لمبا اور گہرا تھا لیکن بعد ازاں دھیرے دھیرے یہ زخم وقت کیساتھ جلد مندمل ہوتا گیا۔زخم کے مندمل ہو جانے کے باوجود خلیفہ صاحب ہمہ وقت بے چین رہتے تھے۔حملہ کے ایک سال بعد اُنہوں نے اپنا مکمل چیک اَپ کروانے کیلئے یورپ جانے کا فیصلہ کیا۔بعد ازاں یورپ میں زیورچ،ہمبرگ اور لندن کے چوٹی کے سرجنوں نے اِن کے زخم کا اِنتہائی جدید ایکس ریز کیساتھ تفصیلی معائنہ کیا۔جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب کے درج ذیل حوالہ سے ظاہر ہے:۔

"He was examined very thoroughly by top experts in Zurich,Hamburg and London with such assistance as could be drawn from X-ray impressions,etc., and the unanimous conclusion was that the point of the knife had broken at the jugular vein and was embedded in it.The expert advice was that no attempt should be made to extricate it as the risk to his life involved in any such operation was too serious to be worth taking."(Ahmadiyyat,*the renaissance of Islam*-page No 332 / Tabshir Publications/1978)

''تینوں بڑے شہروں زیورچ،ہمبرگ اور لندن کے ماہر سرجنوں کی ایکس ریز کے ذریعے اُن کا معائنہ کرنے کے بعد متفقہ رائے یہ تھی کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک ٹوٹ کر شہ رگ میں دھنس گئی ہے۔ماہرین کی یہ رائے تھی کہ اگر ٹوٹی ہوئی نوک شہ رگ سے نکالنے کی کوشش کی گئی تو مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے''۔

لہٰذا اُنہوں نے شہ رگ میں دھنسی ہوئی یہ چاقو کی نوک نہیں نکالی۔بعد ازاں دن بدن خلیفہ ثانی کی صحت گرتی گئی۔فالج بھی ہوگیا۔شہ رگ پر حملے کے گیارہ سال آٹھ ماہ تکلیف میں گزار کر بالآخر ۸۔نومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہوگئے۔آگے جانے سے پہلے رسالہ اربعین ہی سے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا ایک اور اِرشاد نقل کیا جاتا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

''اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اِس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اِسی دنیا میں اِس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔'' (اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

جیسا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مفتری علی اللہ (جھوٹا مدعی اِلہام) آنحضرت ﷺ کی طرح دعویٰ کے بعد تیئیس (۲۳) سال کا زمانہ نہیں پا سکتا۔ اِسی طرح حضورؑ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ کو اللہ تعالیٰ نہ صرف ہلاک کرتا ہے بلکہ اِسے سزا بھی دیتا ہے۔ اگر کوئی قادیانی یہ اعتراض کرے کہ خلیفہ ثانی اس حملے کے نتیجہ میں فوت نہیں ہوئے تھے۔؟ تو جواباً عرض ہے (اولاً) اگر کسی جھوٹے شخص کی شہ رگ کاٹ کر اللہ تعالیٰ اُسے موقعہ پر ہی ہلاک کر دے تو اس سے مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہموں کو جو وعید سنائی ہے اُسکی غرض وغایت پوری نہیں ہوسکتی۔ وہ اِس طرح کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت (بیشک یہ ہلاکت شہ رگ کے کٹنے سے ہی ہوئی ہو) کے بعد اُس کے مرید تو اُسے مظلوم امام یا شہید اور نہ جانے کیا کیا بناتے پھریں گے لہٰذا اِس طرح ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفتری کو نہ صرف تیئیس (۲۳) سال سے کم عرصہ میں ہلاک کرے بلکہ اُسے اذیت ناک سزا بھی دے تا کہ اُسکے مرید اُسے شہید اعظم وغیرہ نہ بنا سکیں۔ (ثانیاً) خلیفہ ثانی صاحب اس حملہ کے فوراً بعد اگر ہلاک ہو جاتے تو پھر لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم کیلئے اپنی مقرر کردہ سزا کے مطابق اُسکی شہ رگ قطع کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت سے پردہ اُٹھانے کیلئے خلیفہ ثانی کو موقعہ پر مرنے سے بچا کر اُنکے طبی معائنوں کے ذریعے قطع وتین کا یہ عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دکھا دیا۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔

محترمہ!۔۔۔آپ سے سوال ہے کہ اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو ۱۰۔ مارچ ۱۹۵۴ء کے دن اللہ تعالیٰ کی مدد اُنکے شامل حال کیوں نہ ہوئی اور کیوں جھوٹے ملہم کے متعلق اُسکی قطع وتین کا قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ اُس کی ذات میں پورا ہوا۔۔۔؟؟؟ ؎ اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہو خوف کردگار

خلیفہ ثانی صاحب کا انجام۔ اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجے میں پہلے خلیفہ ثانی پر قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں اُسکی شہ رگ قطع ہوگئی۔ بعد ازاں وہ مفلوج ہو کر آہستہ آہستہ عبرت کا نشان بنتا چلا گیا۔ وہ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اَپاہج ہو کر کم وبیش دس سال بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑتا رہا۔ زندگی کے آخری دس سالوں میں جماعتی اُمور سے عملاً لاتعلق ہو چکا تھا۔ بطور یاددہانی دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ یہ بیانات اور تاثرات میرے نہیں بلکہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے ہیں جو آپ ہی کے جاری کردہ مؤقر روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(I) ''مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ پیشاب کیلئے بھی اِمداد کا محتاج ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔'' (الفضل ۱۲۔ اپریل ۱۹۵۵)

(II) ''۲۶۔ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہو گیا۔ دماغ کا عمل معطل ہو گیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔'' (الفضل ۲۶۔ اپریل ۱۹۵۵)

(III) میں اِس وقت بالکل بیکار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔'' (۲۶۔ اپریل ۱۹۵۵ء)

اب خلاصۃً عرض کرتا ہوں کہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی نرینہ اولاد کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ویسے ہی باہر کر دیا تھا اور سنت اللہ کے مطابق حضورؑ کا کوئی بھی لڑکا مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔ (۱) خلیفہ ثانی صاحب نے دسمبر ۱۹۴۴ء میں حلفاً جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیا تھا۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۲) ۱۰۔ مارچ ۱۹۵۴ء کو بوقت پونے چار بجے اُسکی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۳) یورپ کے تین بڑے شہروں کے سرجنوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا تھا کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک شہ رگ میں دھنسی ہوئی ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۴) قطع وتین یعنی شہ رگ کے کٹنے کے نتیجے میں وہ مفلوج ہو گئے تھے۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۵) قریباً دس سال تک بستر مرگ پر اَپاہج ہو کر لیٹے رہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ (۶) مرزا محمود احمد کے اپنے بیانات بھی کیا جھوٹ ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اِس طرح مرزا محمود احمد کے بدانجام نے اُسکے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ (۷) خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کے بارے میں ایک اور اہم ثبوت کے ضمن میں عرض ہے کہ خلیفہ صاحب کے بقول آپ کو ۱۹۴۲ء میں آپکے خوش کن اور بہترین انجام کے سلسلہ میں ایک اِلہام ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِلہاماً فرمایا:۔ مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتُ حَسَنٌ فِیْ وَقْتٍ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہترین ہوگا۔ اس اِلہام میں مجھے حسنؓ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷)

محترمہ۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے اِلہام کے مطابق کیا آپکا خوش کن اور بہترین انجام ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ جو ہر بات پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے نے خلیفہ ثانی کو خوش کن اور بہترین انجام کی بجائے بدانجام سے دوچار کر کے کیا اُنکے اِلہاموں کی حقیقت واضح نہیں کر دی؟ اور اس طرح جب خلیفہ ثانی صاحب کا اپنے انجام کے متعلق آپ کا اِلہام نفسانی ثابت ہو گیا تو پھر آپکی خواب اور اس میں جو آپ کو اِلہام ہوا تھا اُس کا کیا اعتبار ہے۔؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

محترمہ۔جہاں تک مرزا بشیرالدین محمود احمد کے نام کے چمکنے کا تعلق ہے تو یہ اِنشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد ماند پڑنے والا ہے۔سچے یا جھوٹے ہونے سے قطع نظر ہر تاریخی شخصیت کسی نہ کسی رنگ میں زندہ بھی رہتی ہے اور وہ یاد بھی رکھی جاتی ہے۔مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون دونوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔اِسی طرح نبی پاک حضرت محمدﷺ اور ابوجہل دونوں کا اپنے اپنے رنگ میں ذکر ہوتا ہے۔اِسی طرح حضرت اما حسینؓ اور یزید کا بھی اپنے اپنے رنگ میں ذکر ہوتا ہے وغیرہ۔مجددین کے سلسلہ میں آنحضرتﷺ کے فرمان مبارک کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں موعود زکی غلام (مصلح موعود) نے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آئندہ صدی ہجری کے سر پر دنیا میں ظاہر ہونا تھا۔پندرھویں صدی ہجری کے سر سے پہلے جتنے بھی مدعیان مصلح موعود بشمول مرزا بشیرالدین محمود احمد ہو گزرے ہیں وہ سب اپنے دعاوی میں غلطی خوردہ تھے۔اِن تمام مدعیوں میں چونکہ مرزا بشیرالدین محمود احمد موعود لڑکا ہونے کے ناطے ایک خاص تاریخی شخصیت تھا لہٰذا جماعت احمدیہ میں موعود زکی غلام اور موعود لڑکے اور اُسکے دجل کا تذکرہ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔باقی مدعیان مصلح موعود چونکہ عام احمدی تھے لہٰذا وقت نے اُنہیں ایک قصہ پارینہ بنا دیا ہے۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

With regards to the prophecy of Masih Ibn Maryam, according to the Quran and hadith has also been fulfilled in the person of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad. This is the last thousand years until the 7thousand years. According to Quran and hadith the time of Masih was when the Promised messiah came and we are still in his age. and these thousand years are the years of Hadayat. So Ahmadiyyat has yet to spread as it is doing already and will do so InshaAllah, as he has done upto now.

مسیح ابن مریم کی پیشگوئی بھی قرآن اور حدیث کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ساتویں ہزار سال تک یہ آخری ہزار ہے۔قرآن اور حدیث کے مطابق مسیح کی آمد کا وقت وہ تھا جب مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے۔اور ہم اب بھی اُسکے زمانے میں ہیں اور یہ ہزار سال ہدایت کے ہیں۔لہٰذا احمدیت نے ابھی ترقی کرنی ہے جس طرح سے یہ پہلے ترقی کرتی چلی آ رہی ہے۔ابھی اس نے ترقی کرنی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ ترقی کرے گی۔

الجواب۔جواباً عرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے وجود میں آنحضرتﷺ کی مسیح ابن مریم کی پیشگوئی بلاشک وشبہ پوری ہو چکی ہے اور ایک صدی قبل جب آپؑ مبعوث ہوئے تھے وہ وقت بھی کسی مسیح موعود کی بعثت کا تھا۔جیسا کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

واضح رہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مہدی اور مسیح موعود ہونے میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔لیکن اگر آپکی یہ مراد ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے وجود میں چونکہ پیشگوئی مسیح موعود پوری ہو چکی ہے لہٰذا اب آئندہ کوئی مسیحی نفس وجود نازل نہیں ہوگا تو یہ آپکی لاعلمی کا نتیجہ ہے۔حضورؑ کا ایک لیکچر لاہور پڑھ کر آپ یہ جو نتیجہ نکال رہی ہیں اس میں کوئی صداقت نہیں۔اگر آپ غیر جانبدار ہو کر اور تعصب سے خالی ہو کر تقویٰ کیساتھ ''لیکچر لاہور'' کو ہی بغور وفکر پڑھ لیتیں تو آپ کو آپکے اس مؤقف کے غلط ہونے کا بخوبی علم ہو جاتا۔خاکسار اب آپکے اس مؤقف کے سلسلہ میں کہ ''حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی مسیح موعود تھے اور وہ ایک صدی قبل مبعوث ہو گئے تھے'' چند سوالات آپ سے پوچھتا ہے۔

(۱) اگر حضرت بانئے جماعتؑ ہی مسیح موعود تھے اور وہ ایک صدی قبل ظاہر ہو چکے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے جس زکی غلام کی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اُس زکی غلام کو نشان رحمت، مسیحی نفس اور کلمۃ اللہ بھی فرمایا ہے۔جب ہم قرآن کریم (ال عمران۔مریم) کو بغور وفکر پڑھتے ہیں تو ہمیں ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام موسوی مسیح ابن مریمؑ کی ہو بہو کاپی (copy) اور اُس کا مثیل معلوم ہوتا ہے۔حضورؑ نے اُس زکی غلام کو مصلح موعود اور مسیح ابن مریم کے ناموں سے پکارا ہے۔جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

اب اگر آپکے بقول حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی مسیح موعود تھے اور وہ ظاہر ہو چکے ہیں تو پھر ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی اور جس کو ملہم نے مصلح موعود کیساتھ ساتھ مسیح ابن مریم بھی قرار دیا ہے۔کیا اس مسیح ابن مریم اور مصلح موعود نے حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد نزول نہیں فرمانا؟ کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی

روحانی جماعت کا اب یہ مشن (mission) بن چکا ہے کہ آئندہ اُنکی اصلاح وہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ اپنا کوئی بندہ نہ بھیج سکے؟ ایسے کام تو یہودی کیا کرتے تھے۔ کیا اب آپ لوگوں نے بھی یہودیوں کی نقالی شروع کردی ہے؟ اللہ تعالیٰ اُنکے متعلق فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ (البقرہ۔۸۸) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اِسکے بعد ہم نے رسولوں کو (جنہیں تم جانتے ہو اُسکے) پیچھے بھیجا اور عیسیٰ ابن مریم کو (بھی) ہم نے کھلے کھلے نشانات دیئے اور روح القدس کے ذریعے اُسے طاقت بخشی (لیکن تم نے سب کا مقابلہ کیا) تو پھر (تم ہی بتاؤ کہ) کیا (یہ بات ناپسندیدہ نہیں کہ) جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول اِس (تعلیم) کو لے کر آیا جسے تمہارے نفس پسند نہیں کرتے تھے تو تم نے تکبر (کا مظاہرہ) کیا۔ چنانچہ بعض کو تم نے جھٹلا دیا اور بعض کو تم نے قتل کردیا۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمارے آقا آنحضرت ﷺ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اگر آپکے زمانہ میں تجدید اور اُمت کی اصلاح کیلئے بیشمار مجددین کیساتھ ساتھ ایک اُمتی نبی، مہدی و مسیح موعود نازل ہوسکتا ہے تو پھر مجدد الف آخر حضرت مرزا غلام احمدؑ کے زمانے میں آپکا کوئی غلام کیوں نازل نہیں ہوسکتا؟ ؎ دوستوں اک نظر خدا کیلئے سید الخلق مصطفیٰ کیلئے

(۲) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱) ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَهْلُكَ اُمَّةٌ' اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَعِيسَىٰ بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطِهَا۔ '' (کنز العمال ۲/ ۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲/ ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۰۴) ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

حدیقۃ الصالحین کے موجودہ ایڈیشن میں جہاں اور بہت ساری حدیثیں نکال دی گئی ہیں وہاں یہ حدیث بھی مجموعہ سے نکال دی گئی ہے۔ آخر ایسا کیوں۔؟؟؟؟؟

جماعت احمدیہ کے حدیثوں کے مجموعہ کی مستند اور معتبر (authentic) کتاب حدیقۃ الصالحین میں اس حدیث کا درج ہونا اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کو سچا مانتی ہے۔ لیکن بعدازاں جب خدا کے بنائے ہوئے خلیفوں کو تھوڑا ہوش آیا کہ یہ حدیث خلافت کے نام پر ہمارے خاندانی اقتدار کی راہ میں حائل ہو رہی ہے تو اُنہوں نے احادیث کے مجموعہ سے اِس حدیث کو فوراً نکال دیا۔ ؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(۲) ''عَنْ جَعْفَرٍؓ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ۔ رواه رزين۔ '' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔ جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔ میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔ اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

محترمہ۔ یہ دونوں احادیث کیا اس حقیقت پر کافی گواہ نہیں ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اُمت کو اپنے موعود غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد نازل ہونے والے مسیح ابن مریم کے نزول کی بشارت بڑی وضاحت کیساتھ فرمائی ہوئی ہے۔ اب آنحضرت ﷺ کے اِن ارشادات پر تو وہی ایمان لائیگا جو آپ ﷺ پر دلی ایمان رکھتا ہوگا لیکن جن لوگوں کی مخصوص تعلیم تربیت کرکے اُن سے اُن کا آنحضرت پر ایمان چھین کر اُنہیں اُنکی لاعلمی میں فاسق بنادیا گیا ہو تو وہ بیچارے آنحضرت ﷺ کے اِن مبارک ارشادات پر کس طرح ایمان لائیں؟ وہ مظلوم اور بدقسمت تو نازل ہونیوالے سے یہی کہتے رہیں گے! ''مسیح ابن مریم کی پیشگوئی بھی قرآن اور حدیث کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد کی ذات میں پوری ہوچکی ہے۔ ساتویں ہزار سال تک یہ آخری ہزار ہے۔ قرآن اور حدیث کے مطابق مسیح کی آمد کا وقت وہ تھا جب مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے۔'' میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا آپ اُس مسیح ابن مریم کے نزول کا انکار کرسکتی ہیں جس نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد نازل ہونا ہے اور یہ مسیح ابن مریم حضرت بانئے جماعتؑ کا موعود ذکی غلام ہی ہے؟ ہوسکتا ہے آپ آنحضرت ﷺ کے اس مبارک ارشاد کا انکار کردیں کیونکہ جماعتی صد سالہ تعلیم وتربیت کے مطابق احمدیوں کے ذہن میں یہی بات پختہ کی گئی ہے کہ اب صرف خلفاء اور خلافت پر ایمان لانا ہی ضروری ہے باقی آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعود پر ایمان لانے کی نہ قادیانی سلسلہ میں اب کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی گنجائش۔ جہاں تک احمدیت کی ترقی کا معاملہ ہے تو یہ ترقی تو صرف حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صداقت کی مرحون منت ہے۔ یہودی بھی حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا انکار کرکے ترقی کرتے چلے

آرہے ہیں اور عیسائی آنحضرت ﷺ کا انکار کر کے برابر ترقی کرتے چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح ہوسکتا ہے آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے منکر ہو کر اور غلام مسیح الزماں کا انکار کر کے احمدیت کے بھیس میں آپکی قادیانیت بھی ترقی کرتی رہے۔ لیکن جس طرح انبیاء کو قتل کرنے والوں کی یہودیت اور آنحضرت ﷺ کا انکار کرنے والوں کی عیسائیت کی ترقی پر تف ہے اِسی طرح آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تعلیم کی منکر اور موعود زکی غلام کا انکار کرنیوالی احمدیت کے بھیس میں قادیانیت کی ترقی پر بھی تف ہی ہوگا۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

We cannot be astray already, it is against Allah,s tradition. After a thousand years of a prophets era comes the period of going astray. So it would be against Allah's tradition to send someone to correct our mistakes when the time is not right and we have not achieved a heavy majority yet in the world.

ہم پہلے بھی گمراہ نہیں ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد گمراہی کا دور آتا ہے۔ لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو ہماری غلطیوں کی اصلاح کرنے کیلئے بھیج دے جبکہ وقت صحیح نہیں ہے اور ہمیں ابھی تک دنیا میں بھاری اکثریت نہیں ملی۔

الجواب۔ ایک صدی قبل دنیا میں ایک نذیر آیا اور اُس نے مارچ ۱۸۸۹ء میں ہدایت یافتہ لوگوں کی ایک جماعت قائم فرمائی تھی۔ جب تک آپؑ زندہ رہے آپ اس جماعت کے نگران رہے اور احمدیوں کو ہدایت سے مالا مال کرتے رہے۔ آپکی رحلت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی مختصر خلافت کا چھ سالہ دور آیا۔ اس دور میں آپ نے بھی اپنے آقا کی طرح جماعت کی رشد و ہدایت کا کام جاری رکھا۔ ۱۹۱۴ء میں آپکی رحلت کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد کی خلافت کا دور شروع ہوگیا۔ ۱۹۴۴ء میں اُس نے قبل از وقت بڑی مکاری کیساتھ موعود مصلح ہونے کا دعویٰ کر دیا اور آپ ایسے لکیر کے فقیر اور عقل و فکر سے عاری احمدیوں کو اُسکے اِس بے وقت جھوٹے دعویٰ میں کوئی خرابی نظر نہ آئی۔ آپکے بقول ''نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد گمراہی کا دور آتا ہے'' آپ سے سوال ہے کہ ۱۹۴۴ء میں نبوت کے ہزار سال کو شروع ہوئے جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے تھے۔ ابھی تو ایک اُمتی نبی کی قبر کی مٹی بھی خشک نہیں ہوئی تھی۔ کیا اِس عظیم اُمتی نبی کی جماعت اُسکی وفات کے صرف چھتیس (۳۶) سال بعد نعوذ باللہ اتنی جلدی گمراہ ہوگئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کو فوری طور پر اُمتی نبی کے لڑکے کو موعود مصلح مبعوث کر کے اُس کی جماعت کی اصلاح کرنی پڑی؟ اور پھر عجیب حیرانی کی بات یہ ہو کہ نبی کی وفات کے چھتیس (۳۶) سال کے بعد کا عرصہ سوائے چھ (۶) سالہ مختصر عرصہ کے باقی تیس (۳۰) سال نبی کی ہدایت یافتہ جماعت نے مصلح موعود کا دعویٰ کرنیوالے وجود کی قیادت میں ہی گزارے ہوں؟ کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ کیا یہ عظیم اُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی اپنی جماعت میں برائیاں اور گمراہیاں چھوڑ گئے تھے یا حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ جس کے متعلق اِسکے آقا نے فرمایا تھا!

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ اُمت نور دیں بودے۔ ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فرد نور دین بن جائے۔ مگر یہ تو تب ہی ہوسکتا ہے کہ ہر دِل یقین کے نور سے بھر جائے۔

کیا حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے چھ (۶) سالہ مختصر دور خلافت میں نبی کی جماعت میں برائیاں اور گمراہیاں داخل ہوگئی تھیں یا کہ بذات خود مصلح موعود کا دعویٰ کرنیوالا ہی اپنے تیس (۳۰) سالہ دور خلافت میں جماعت میں برائیاں اور گمراہیاں پھیلانے کا ذمہ دار تھا؟ اب ایک صدی کے بعد جب جماعت احمدیہ میں نہ خلافت راشدہ رہی ہے۔ خلافت کے نام پر شرک و بت پرستی کا ہر طرف دور دورا ہے۔ احمدیت حقیقی اسلام کے نام پر ایک قید خانہ میں بدل دی گئی ہے۔ احمدیوں کو آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تعلیم سے مکمل طور پر منحرف اور مرتد کر کے اُنہیں گمراہ اور فاسق بنا دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نہ اُنہیں قرآن کریم کی اور نہ ہی حضرت بانئے جماعت کے اِلہام اور کلام کی کوئی پرواہ ہے۔ اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق زکی غلام مسیح الزماں کو جماعت احمدیہ کی رشد و ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا ہے تو آپ بڑی گھبراہٹ میں فرما رہی ہیں کہ ''نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد گمراہی کا دور آتا ہے۔ لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو ہماری غلطیوں کی اصلاح کرنے کیلئے بھیج دے جبکہ وقت صحیح نہیں ہے''۔

کیا آپ یہ علم اور عقل کی باتیں کر رہی ہیں؟ آپکی باتوں میں کتنا بودا پن اور تضاد ہے؟ میرا آپ سے سوال ہے کہ جس برگزیدہ اِنسان کی نبوت کے ہزار سال کی آپ بات کر رہی ہیں کیا آپ اور آپکی جماعت اُسکی پیروکار ہیں؟ اگر آپ اُسکے پیروکار ہیں تو پھر قرآن کریم کی روشنی میں اُسکے مبشر اِلہامات کے فیصلہ کو آپ کیوں قبول نہیں کرتے؟ آپ مجھے بتائیں کہ ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۴۴ء تک خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے خلافتی دور میں جماعت احمدیہ میں وہ کون کونسی برائیاں اور گمراہیاں داخل ہوگئی تھیں جن کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ نے اُمتی نبی کی وفات کے صرف چھتیس (۳۶) سال بعد اُسکے لڑکے کو اِنکی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا تھا اور اب ایک صدی کے بعد جبکہ جماعت احمدیہ کو مکمل طور پر گمراہ اور فاسق بنا دیا گیا ہے تو اس وقت افراد جماعت کو ہدایت دینے کیلئے کسی مجدد یا مصلح کے مبعوث ہونے کا آپکے بقول کوئی صحیح وقت نہیں ہے؟ اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔ کیا یہ آپکا دوغلا پن اور عجیب قسم کا منافقانہ اور جاہلانہ رویہ نہیں ہے؟؟؟

محترمہ۔واضح رہے کہ ہدایت کے ہزار سالہ دور کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس دور میں گمراہی بالکل نہیں ہوتی۔ہدایت کے ہزار سالہ دور میں بھی گمراہی ہوتی ہے لیکن ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی مغلوب ہوتی ہے۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بقول (لیکچر سیالکوٹ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۲۰۷۔۲۰۸) پانچواں ہزار ہدایت کا ہزار سال تھا۔اگر آپکے بقول ’’نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد گمراہی کا دور آتا ہے۔‘‘ تو پھر پانچویں ہزار سالہ ہدایت کے دور میں بنی اسرائیل نبیوں کو کیوں قتل کرتے رہے ہیں؟ اسی ہزار سالہ ہدایت کے دور میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی اصلاح کیلئے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تھا اور بدبخت یہودیوں نے اِن دونوں کو کیوں شہید کیا تھا؟ اِسی ہزار سالہ ہدایت کے دور میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی اصلاح کیلئے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو ایک کتاب کیساتھ مبعوث فرمایا تھا اور پھر ان بدبخت یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ نبی اور رسول کو صلیب پر کیوں چڑھا دیا؟ کیا یہ ہدایت کے پانچویں ہزار سالہ دور میں بنی اسرائیل کی گمراہی نہیں تھی جن کی اصلاح اور رشد و ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے پے درپے نبی بھیجے تھے۔اسی ہزار سالہ ہدایت کے دور میں عیسائیوں نے ظلم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی اور رسول کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنالیا اور آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے ابوالانبیاء کا بنایا ہوا اللہ تعالیٰ کا گھر بتوں سے اَٹا پڑا تھا۔اِسی پانچویں ہزار سالہ ہدایت کے دور میں کیا یہ سب عیسائیوں، یہودیوں اور دوسری قوموں کی گمراہی نہیں تھی جن کو ہدایت دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مکہ میں مبعوث فرمایا اور پھر یہ عظیم الشان نبی یہودیوں، عیسائیوں، کافروں اور مشرکوں کو ہدایت دینے کیلئے اُن سے تیئیس (۲۳) سال تک برسرِ پیکار رہے۔آنحضرت ﷺ عرب میں اسلام کو قائم کر کے جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپکے بعد بمشکل تیس (۳۰) سال تک آپکی خلافت راشدہ قائم رہ سکی۔اِسی ہزار سالہ دورِ ہدایت میں آنحضرت ﷺ کی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اسے نام نہاد اموی خلافت میں بدلنا کیا گمراہی نہیں تھی؟ اسی ہزار سالہ ہدایت کے دور میں یزید کا آلِ رسول مقبول ﷺ کو میدان کربلا میں شہید کرنا کیا گمراہی نہیں تھا؟ کیا اسی ہزار سالہ ہدایت کے دور میں اللہ تعالیٰ نے عمر بن عبدالعزیز اور بعض اور مجددین کو اُمت کی ہدایت کیلئے مبعوث نہیں فرمایا تھا؟ لہٰذا آپکا یہ کہنا کہ نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد گمراہی کا دور آتا ہے نہ صرف ایک قطعی جھوٹ ہے بلکہ اس سے آپکی علمی وسعت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔یہ کبھی نہ بھولیں کہ ہزار سالہ ہدایت کے دور میں بھی گمراہی اور فسق فجور پھیلتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کیلئے اس دور میں بھی نبیوں، رسولوں اور مجددین وغیرہ کو مبعوث فرماتا رہتا ہے۔محترمہ۔آپ مجھے بتائیں؟

(۱) کہ اگر آپکے بقول ’’نبوت کے ایک ہزار سال کے بعد گمراہی کا دور آتا ہے‘‘ تو پھر ایک اُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں ایک عظیم الشان زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارت دے کر کیا اللہ تعالیٰ نے آپکے بقول نعوذ باللہ ایک لغو کام کیا تھا۔؟

(۲) خاکسار اس حقیقت کو بخوبی ثابت کر چکا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے مصلح موعود ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جس میں نہ صرف کوئی صداقت نہیں تھی بلکہ اُس نے ایک جبری نظام کیساتھ وقت سے پہلے کیے گئے اپنے جھوٹے دعویٰ کو افراد جماعت سے منوایا بھی تھا۔کیا یہ گمراہی نہیں تھی؟

(۳) ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہونے کے آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشاد کا انکار کر کے اور ختم نبوت کی طرح ختم مجددیت کا گمراہ کن اور فاسقانہ عقیدہ اختیار کر کے کیا آپ ابھی تک گمراہ اور فاسق نہیں ہوئے ہیں؟

(۴) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد ۱۹۱۴ء میں خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اِسکی جگہ نام نہاد خاندانی خلافت کے نام پر ایک پیری مریدی کا سلسلہ قائم کر کے کیا جماعت احمدیہ ابھی تک گمراہ نہیں ہوئی؟

(۵) قرآن کریم کی تعلیم کے سراسر برخلاف احمدیوں سے آزادیِ ضمیر کا حق چھین کر اُنہیں بے زبان بنا دینا کیا جماعتی ارباب و اختیار کے گمراہ ہونے پر دلیل نہیں ہے؟

(۶) جماعت احمدیہ ایک روحانی جماعت تھی۔اب آپ مجھے اس جماعت میں روحانیت دکھائیں کہاں ہے۔؟ احمدیوں پر اخراج اور مقاطع کی تلواریں لٹکا کر اس روحانی جماعت کو ایک قید خانہ میں بدل دینا کیا جماعتی خلفاء کی گمراہی پر دلیل نہیں ہے؟

(۷) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔تا راہ چھپ جاوے۔اور اِستفادہ کا طریق بند ہو جاوے۔اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔پس ظالم اُسکو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جاوے۔حالانکہ اُسکے فعل کے لیے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔اور پھر اِس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اِسکے کچھ نہیں۔پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔‘‘ (نور الحق حصہ اوّل (عربی) اشاعت فروری ۱۸۹۴ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

جماعت احمدیہ کے خلفاء اور علماء اور عہدیدار درج بالا سطور میں حضورؑ کے بیان فرمودہ سب دجالی کام کرتے ہیں اور میں نے اپنے مضامین میں ایسے دجالی کارناموں کے باقاعدہ ثبوت پیش کیے ہیں۔محترمہ۔کیا اس سب کے باوجود آپ ابھی تک گمراہ نہیں ہوئے۔؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!
آگے آپ لکھتی ہیں۔

I agree that here might be individual weakness in some Ahmadis but this is part of human nature, we should strive to be better . But compared to other ullema and muslim Umma Ahmadis are still true followers of Islam and their knowledge and worship and prayers are still stronger than other muslims.

میں اتفاق کرتی ہوں کہ کچھ احمدیوں میں انفرادی کمزوریاں ہیں اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے ہمیں بہتری کیلئے کوشش کرنی چاہیے۔لیکن دوسرے علماء اور مسلمان علماء کے مقابلہ میں احمدی ابھی تک اسلام کے سچے پیروکار ہیں اور اُن کا علم اور عبادتیں اور نمازیں دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں ابھی تک بہتر ہیں۔

الجواب۔واضح رہے کہ نبی اور مجددین انسانوں کی انفرادی کمزوریاں دور کرنے کیلئے نہیں آتے بلکہ اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے وقت میں بھیجتا ہے جب جماعتوں یا اُمتوں سے ایمانیات کے معاملہ میں کچھ فحش غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں یا وہ کر بیٹھتی ہیں اور پھر یہ گمراہیاں ایسی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے بغیر خدا کے نام پر بننے والے خلیفے ایسی گندگیوں کو دور نہیں کر سکتے اور اِسکی وجہ یہ ہے کہ ایسی گندگیوں کو پھیلانے کے ایسے نام نہاد خلیفے ہی ذمہ دار ہوتے ہیں۔اموی اور عباسی ملوکوں نے خلافت کے نام پر اُمت میں جو فسق و فجور پھیلایا تھا کیا یہ نام نہاد خلفاء اِن برائیوں اور گمراہیوں کو دور کر سکے تھے یا کر سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جاری اپنی سنت کے مطابق اپنے کسی مرسل کو بھیج کر جماعتوں یا اُمتوں کو ایسی گمراہیوں سے باہر نکالتا ہے۔ایک صدی قبل مسلمان ٹھیک ٹھاک نمازیں بھی پڑھتے تھے،روزے بھی رکھتے تھے،زکوتیں بھی دیتے تھے اور حج بھی ادا کرتے تھے لیکن اِس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ کو اُمت کی اصلاح کیلئے ایک اُمتی نبی،مہدی و مسیح موعود اور ایک مجدد اعظم کو مبعوث کرنا پڑا۔اب سوال ہے کہ کیا ایک نبی مسلمانوں کی صرف نمازیں ٹھیک کرنے کیلئے مبعوث ہوا تھا۔؟ ہرگز ایسی بات نہیں۔تو پھر وہ کونسی روحانی بیماریاں تھیں جن میں اُمت مبتلاء ہو گئی تھی اور اِنکی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ کو ایک اُمتی نبی بھیجنا پڑا۔؟ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر (۱) قرآن کریم کی تعلیم کے برخلاف غلط فہمی سے موسوی مسیح ابن مریم کو زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھا دینا اور پھر غلط فہمی میں آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی کا مصداق اُسے سمجھ بیٹھنا۔(۲) قرآنی تعلیم سے لاعلمی کے نتیجہ میں وحی و اِلہام کا دروازہ بند کر دینا۔(۳) مہدی معہود کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی سے ایک خونی مہدی کا انتظار کرنا جو کہ دین اسلام کو تلوار سے پھیلائے گا۔(۴) قرآن کریم کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ختم نبوت کا باطل اور فاسد عقیدہ گھڑ لینا وغیرہ وغیرہ۔ ؎ صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر ہو گئے شیطاں کے چیلے گردنِ دیں پر سوار

اسی طرح جماعت احمدیہ میں موعودز کی غلام نے اپنے وقت موعود پر احمدیوں کی نمازوں کو ٹھیک کرنے نہیں آنا بلکہ وہ سنگین جرائم جو کچھ لوگ جماعت میں کر چکے ہونگے اُنکی اصلاح کیلئے اُس نے آنا ہے۔یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک صدی قبل مسلمانوں کی روحانی حالت اگرچہ بہت دگرگوں تھی۔وہ بیچارے لاعلمی اور غلط فہمی میں نبوت کا دروازہ تو بند کر بیٹھے لیکن اسکے باوجود وہ روحانی طور پر اتنے گمراہ نہیں ہوئے تھے کہ وہ مجددیت کا بھی دروازہ بند کر بیٹھتے۔یہ معرکہ ثریا ستارے سے ایمان کو زمین پر لانیوالے عظیم برگزیدہ اُمتی نبی کی اولاد نے سرانجام دیا ہے۔اب جماعت احمدیہ کی ایمانی حالت یہ ہے کہ اُنہوں نے ایک صدی میں روحانیت میں خوب ترقی کی ہے اور اُنکے ایمان کے مطابق نبی تو رہے ایک طرف اب کوئی مجدد بھی آ کے دکھائے۔ ؎ اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو اب یہاں کوئی نہیں آئے گا کوئی نہیں آئے گا

محترمہ۔کیا آپ احمدیوں کی اِسی روحانی ترقی کے متعلق فرما رہی ہیں کہ ’’اُن کا علم اور عبادتیں اور نمازیں دیگر مسلمانوں کے مقابلہ میں ابھی تک بہتر ہیں۔‘‘ آگے آپ لکھتی ہیں۔

As a muslim it is not for me to judge who actually believes in Allah and follows His Messenger's teachings. Even our Holy Prophet(SAW) said that if a person even says he is a muslim then count him as a muslim.

ایک مسلمان ہونے کے ناطے میرا یہ حق نہیں ہے کہ میں فیصلہ کروں کہ کون اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اُسکے رسول ﷺ کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو اُسے مسلمان سمجھو۔

الجواب۔آپ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا حوالہ نہیں دیا ہے۔اگر آنحضور ﷺ کے بقول جو مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ مسلمان ہے۔تو پھر واضح ہو کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اعلانیہ رنگ میں کسی مسلمان کو کافر قرار نہیں دیا تھا جبکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (مصلح موعود) اور مرزا بشیر احمد (قمر الانبیاء) نے تو اعلانیہ حضرت مہدی و مسیح

موعودؑ کو نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر لکھا ہے۔ آپ درج ذیل بیانات پر غور فرمائیں کیا یہ درست تھے۔؟؟؟

(۱) ''چونکہ میرے نزدیک ایسی وحی جس کا ماننا تمام بنی نوع انسان پر فرض کیا گیا ہے حضرت مسیح موعودؑ پر ہوئی ہے اس لیے میرے نزدیک بموجب تعلیم قرآن کریم انکے نہ ماننے والے کافر ہیں خواہ وہ باقی صداقتوں کو مانتے ہیں۔'' (آئینہ صداقت۔ انوار العلوم جلد ۶ صفحہ نمبر ۱۱۲)

(۲) ''(جو) محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ پکا کافر ہے۔'' (کلمۃ الفصل صفحہ نمبر ۲۸)

(۳) ''جو مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ اللہ کے رسولوں میں تفرقہ کرتا ہے اس لیے وہ کافر ہے۔'' (کلمۃ الفصل صفحہ نمبر ۴۵)

(۴) ''خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے اِلہام میں احمدؐ نام رکھا ہے اس لیے آپکا منکر کافر ہے کیونکہ احمدؐ کے منکر کیلئے قرآن میں لکھا ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔'' (کلمۃ الفصل صفحہ نمبر ۴۷) آگے آپ لکھتی ہیں۔

So any amount of name calling or allegations will serve only to affirm are truth because it is after all ´the truthful that are harrased and opposed and they succeed despite all this!

لہٰذا کسی کو غلط ناموں سے پکارنا اور الزام لگانا کسی کی سچائی کی تصدیق کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ کیونکہ بہرحال یہ سچا ہی ہوتا ہے جس کو زچ کیا جاتا ہے، اُسکی مخالفت ہوتی ہے اور وہ اِن سب کے باوجود کامیاب ہوجاتا ہے۔

الجواب۔ آپ پہلے بتائیں کہ کسی کے کامیاب ہونے سے آپکی مراد کیا ہے؟ نصاریٰ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی اور رسول کو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں سے بھی کہیں زیادہ ترقی یافتہ اور کامیاب ہیں۔ کیا اُنکی اس ترقی اور کامیابی سے اُنکے مشرکانہ عقیدہ کو سچ سمجھ لیا جائے۔؟ اگر نہیں تو پھر ایک ایسا عقیدہ جس کو نہ صرف قرآن کریم بلکہ حضرت بانئے سلسلہ کے مبشر اِلہامات بھی جھٹلاتے ہیں تو پھر ایسے باطل عقیدہ کے سچے ہونے کے جواز میں آپ مدعی کی کامیابیوں کو بطور دلیل کس طرح پیش کرسکتی ہیں۔؟ جاننا چاہیے کہ سب برگزیدہ انبیاء کرام کا اُنکی قوموں نے اُن کا اخراج اور مقاطعہ کیا تھا۔ اُنکے خلاف کفر کے فتوے صادر کیے تھے۔ ہر قسم کے دکھ اور اذیتیں اُنہیں دی گئیں۔ اس عاجز کیساتھ بھی جماعت احمدیہ نے یہی سلوک کیا ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد کیا جماعت احمدیہ میں اُنکا اخراج اور مقاطعہ بھی ہوا تھا؟ کیا اُنہیں بھی اپنے باپ اور سچے مرسلوں کی طرح دکھ سہنے پڑے تھے؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَایَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُ وْنَ۔" (سورۃ یٰسین۔ ۳۱) ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اِس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔ محترمہ۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب کو ایسے حالات پیش نہیں آئے تھے تو پھر اُن کی کامیابیاں بھی یہود و نصاریٰ کی کامیابیوں کا ہی چربہ تھیں۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

The Holy Prophet(SAW) has said that there will be 2 periods, one after him and one after the Masih, and the people that are in between are "fejun awaju". You have mentioned yourself in your reply that Hazrat Masih Maood has called the people of the last thousand years "fejun awaju" because according to Allah's tradition this was the thousand years of "gumrahi". the period of the next thousand years starting with Hazrat Masih Maood is the thousand years of "hadayat", so how can that jammat be "kajru".

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو (۲) زمانے ہیں۔ ایک آپ ﷺ کے بعد اور ایک مسیح کے بعد اور جو لوگ درمیان میں ہونگے وہ ''فیج اعوج'' ہیں۔ آپ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آخری ہزار کے لوگوں کو ''فیج اعوج'' قرار دیا ہے کیونکہ یہ اللہ کی سنت کے مطابق گمراہی کا ہزار سال تھا۔ اگلا ہزار سال کا دور جو حضرت مسیح موعودؑ کیساتھ شروع ہوا ہے وہ ہدایت کا زمانہ ہے لہٰذا وہ جماعت گمراہ کیسے ہوسکتی ہے؟

الجواب۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ ''عَنْ جَعْفَرٍؓ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَیْثِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ اَوْ کَحَدِیْقَۃٍ اُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَھَا فَوْجًا اَنْ یَّکُوْنَ اَعْرَضَھَا عَرْضًا وَاَعْمَقَھَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَھَا حُسْنًا کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَھْدِیُّ وَسْطُھَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذَالِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْھُمْ۔ رواہ رزین۔'' (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔ جعفرؓ اپنے والد سے

انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں،مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

آنحضرت کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے بعد مہدی کا ظہور ہوگا اور مہدی کے بعد مسیح کا نزول ہوگا۔اس طرح ایک زمانہ تو آنحضرت ﷺ اور مہدی کے درمیان کا ہوا اور دوسرا زمانہ مہدی اور مسیح کے درمیان کا ہوا۔حضورؑ نے چوتھی صدی ہجری کے آغاز سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے اختتام کیساتھ ختم ہونیوالے ششم ہزار سال کے لوگوں کو فیج اعوج قرار دیا تھا۔خاکسار نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضورؑ نے اُس وقت یعنی ۱۹۰۴ء میں اپنے اِلٰہی علم کی روشنی میں جو فرمایا تھا وہ اُس وقت کے لحاظ سے درست تھا۔جبکہ امر واقع یہ ہے کہ اُس وقت اُمت محمدیہ بہتر فرقوں میں بٹی ہوئی تھی اور یہ سارے گروپس (groups) کسی امام کے بغیر محض فرقے تھے۔اِن میں سے کسی فرقے کو اعوج یعنی جماعت نہیں کہا جاسکتا تھا کیونکہ ان میں سے کوئی بھی فرقہ باامام نہیں تھا۔لیکن آنحضور ﷺ نے لوگوں کو فیج یعنی کجرو نہیں کہا بلکہ ایک جماعت کو کجرو فرمایا ہے۔جہاں تک جماعت کا تعلق ہے تو خلفائے راشدین کے بعد سوائے جماعت احمدیہ کے اُمت محمدیہ کا کوئی فرقہ جماعت نہیں تھا۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ ۱۹۱۴ء تک تو صراط مستقیم پر گامزن رہی لیکن اسکے بعد نہ صرف ملوکیت میں بدل دی گئی بلکہ اسے کجرو بھی بنادیا گیا۔اب جماعت احمدیہ ایک کلٹ (cult) کی صورت اختیار کر چکی ہے۔اِس کلٹ میں اپنے مذہبی اقتدار کو خلافت کے نام پر برقرار رکھنے اور خلیفہ ثانی کے ایک قطعی جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو پکا اور سچا بنانے کیلئے اس شدت سے زور دیا جاتا ہے کہ اسکے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تعلیم کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے احمدیوں کو عملاً فاسق بنادیا گیا ہے۔اس وقت جماعت احمدیہ میں اللہ، رسول ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا نام ضرور لیا جاتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اِنکے بغیر کلٹ کا دنیا کمانے کا دھندا نہیں چل سکتا ورنہ عملاً ایک احمدی کی نظر میں قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعت کے اِلہامات کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔واضح رہے کہ فیج کے لغوی معنی لوگ نہیں ہیں بلکہ لوگوں کی ایک جماعت کے ہیں اور اسی طرح اعوج کے لغوی معنی کجرو اور پیچیدگی کے ہیں۔اب ''فیج اعوج'' کے لغوی معانی کے مطابق اِس سے مراد لوگوں کی ایک ایسی جماعت کے ہیں جو نام تو اللہ اور اُسکے رسول اور اُسکے مسیح کا لیں لیکن اُنکا عمل اُنکی تعلیم کے بالکل برخلاف (opposite) ہو۔اگر خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود جھوٹا ہے اور اُس نے اپنے خاندانی مذہبی اقتدار کو خلافت کے نام پر طول دینے کیلئے قبل از وقت پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کرنے کیلئے یہ دعویٰ کیا تھا تو پھر اس سے بڑھ کر فیج اعوج یعنی کجرو جماعت کون ہوسکتی ہے۔؟ ۱۹۰۴ء میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا ششم ہزار کے لوگوں کو فیج اعوج فرمانا اُس وقت کے لحاظ سے درست تھا لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو آنحضرت ﷺ کے فیج اعوج کے الفاظ جماعت احمدیہ پر صادق آتے ہیں نہ کہ ششم ہزار سال کے لوگوں پر۔فتدبرو

یہ بھی واضح رہے کہ حضورؑ نے ہزار ہزار سال کے ہدایت اور گمراہی کے مختلف زمانوں کی جو تقسیم فرمائی ہے اس سے یہ قطعاً مراد نہیں ہے کہ جو ہدایت کا ہزار سالہ دور ہوگا اس میں کوئی گمراہی نہیں ہوگی۔اسی طرح جو گمراہی کا ہزار سالہ دور ہوگا اِس میں کوئی ہدایت نہیں ہوگی۔محترمہ آپ اپنی تحریر میں حضورؑ کے حوالے کو اس رنگ میں نقل کر رہی ہیں جیسے کہ حضورؑ فرمارہے ہیں کہ ہدایت کے ہزار سالہ دور میں سراسر ہدایت ہی ہدایت ہوگی گمراہی کا نام ونشان نہیں ہوگا۔اسی طرح گمراہی کے ہزار سالہ دور میں سراسر گمراہی ہی ہوگی اور ہدایت کا کوئی نام ونشان نہیں ہوگا۔آپ حضورؑ کے حوالہ کو اس رنگ میں استعمال کر کے اُن پر بہتان باندھ رہی ہیں جبکہ حضورؑ کی تحریر کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔حضورؑ فرماتے ہیں۔''تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کیلئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔یعنی ایک وہ دَور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔'' (لیکچر سیالکوٹ۔روحانی خزائن جلد۲۰۔صفحہ۲۰۷)

حضورؑ کی ہدایت کے ہزار سالہ دور سے فقط اتنی مراد ہے کہ اس میں ہدایت اور گمراہی دونوں موجود ہوتی ہیں لیکن گمراہی کے مقابلہ میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے۔اسی طرح گمراہی کے ہزار سالہ دور سے بھی فقط اتنی مراد ہے کہ اس میں بھی گمراہی اور ہدایت دونوں موجود ہوتی ہیں لیکن ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔آپ لاعلمی اور ناسمجھی میں حضورؑ کی تقسیم کے مطابق ہزار ہزار سالوں کو ہدایت اور گمراہی کے دور قرار دے رہی ہیں جبکہ حضورؑ کی تحریر کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے۔حضورؑ کی تحریر کے مطابق ہزار ہزار سالہ دور میں ہدایت بھی موجود ہوتی ہے اور گمراہی بھی لیکن جس ہزار سالہ دور میں گمراہی کے مقابلہ میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اُسے حضورؑ نے ہدایت کا ہزار سالہ دور قرار دیا ہے اور جس ہزار سالہ دور میں ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اُس کو آپؑ نے گمراہی کا ہزار سالہ دور قرار دیا ہے۔اب جو ہزار سالہ دور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کیساتھ شروع ہوا ہے یہ بظاہر ہدایت کا دور ہے لیکن ہدایت کے اس دور میں بھی نہ صرف ممکن بلکہ یقینی تھا کہ حضورؑ کے بعد کچھ لوگ اپنے نفسانی اغراض و مقاصد کو پورے کرنے کیلئے ایسے کام کریں جس کے نتیجہ میں یہ

ہدایت یافتہ جماعت فیج اعوج بن جائے۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

Remember according to Hadith the Mahdi is also Isa. Therefore the period/age of the Mahdi is the period or age of Isa Ibn Maryam.

یاد رکھیں کہ ایک حدیث کے مطابق مہدی عیسیٰ بھی ہیں لہٰذا مہدی کا زمانہ عیسیٰ ابن مریم کا زمانہ بھی ہے۔

الجواب۔ بالکل مہدی عیسیٰ بھی تھے لیکن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت میں صرف ایک ہی عیسیٰ کے نازل ہونے کی خبر نہیں دی بلکہ صحیح مسلم کی احادیث (غلام مسیح الزماں صفحات ۱۵۲۔۱۶۰) کے مطابق اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے ایک سے زیادہ مسیح ابن مریم ہیں اور پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے بھی اس حقیقت (ایضاً صفحات ۱۳۵۔۱۴۰) کی تصدیق فرمائی ہے۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

Also remember that The promised Messiah came for the benefit of the whole world not just muslims. And hence anybody who was prophecised to come after him was to carry his work and message forward, not to correct his own jamaat who is still a minority in the world. We all have individual shortcomings but it is up to us to correct them. After all that is why Allah gives us life after death each day.

یہ بھی یاد رکھیں کہ مسیح موعود صرف مسلمانوں کی بھلائی کیلئے ہی نہیں آئے تھے بلکہ دنیا کی بھلائی کیلئے آئے تھے۔لہٰذا جو بھی آپکے بعد موعود تھا اُس نے اُسکے پیغام کو آگے بڑھانا تھا۔ نہ کہ اُسکی جماعت جو کہ ابھی تک اقلیت میں ہے اُسکی اصلاح کرنی تھی۔ بہرحال یہی وجہ ہے کہ اللہ ہر دن موت کے بعد ہمیں زندگی بخشتا ہے۔

الجواب۔ جواباً عرض ہے کہ آپ مجھے بتائیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بطور مہدی و مسیح موعود اُمت محمدیہ میں صرف عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی اصلاح و ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا تھا یا کہ آپکے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو اُمت محمدیہ کی اصلاح بھی منظور تھی؟ یقیناً آپ کا مہدی کا لقب انکشاف کر رہا ہے کہ آپکی بعثت کا ایک بڑا مقصد مسلمانوں کی اصلاح تھی۔ یہ بھی ہرگز نہ بھولیں کہ اگر اُمت محمدیہ گمراہ ہوسکتی ہے تو پھر اِسکے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کے موعود غلام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت کی کیا حیثیت ہے؟ کیا وہ گمراہ نہیں ہوسکتی؟ ضرور ہوسکتی تھی بلکہ گمراہ ہوچکی ہے اور اُسکی اصلاح کیلئے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئے جماعتؑ کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں ایک عظیم الشان مصلح موعود کی خبر دی تھی۔ لہٰذا آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ جس موعود کی خبر حضرت مرزا صاحبؑ کو دی گئی تھی اُس نے حضرت مرزا صاحب کے بعد صرف غیروں کی اصلاح کیلئے نازل ہونا تھا؟ اُس زکی غلام نے نہ صرف حضرت مرزا صاحب کی بھٹکی ہوئی اور فاسق شدہ جماعت کو واپس حضرت مرزا صاحب کی طرف لانا تھا بلکہ اسلام کی فتح اور غلبے کی راہ بھی ہموار کرنی ہے۔آگے آپ لکھتی ہیں۔

In the Quran there is mention of this last Jamaat as well. In Sura Jumma when the Aakhereena minhum verse was revealed, sahaba asked who will be this person, Huzur put his hand on Salman Farsi's shoulder and said that if faith went to the paleides a man or some people from his people(i.e. persian in origins) will bring it back. We believe that was Hazrat Masih Maood and after him his son carried on his work according to the prophecy. This is explained very beautifully by Huzur in his book Aaina kamaalaat-e-Islam pages 211-216.

قرآن میں بھی اس آخری جماعت کا ذکر موجود ہے۔سورہ جمعہ میں جب وَّآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کی آیت اِلہام ہوئی تھی صحابہ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہوگا، حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ سلیمان فارسی کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو ایک شخص یا اِن میں سے (فارسی النسل) کچھ لوگ اِس ایمان کو دوبارہ زمین پر لے آئیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ تھے اور آپکے بعد آپکے بیٹے نے پیشگوئی کے مطابق آپکے کام کو آگے بڑھایا۔ حضورؑ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحات ۲۱۱ سے ۲۱۶ تک اِسکی بہت خوبصورت وضاحت فرمائی ہے۔

الجواب۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق بلاشک وشبہ ایک مرد فارس حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ایمان کو ثریا ستارے سے زمین پر لایا تھا۔ جب وہ برگزیدہ بندہ اپنا

مفوضہ کام سرانجام دے کر اس دنیا سے رُخصت ہوکر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگیا تو اسکے تھوڑی دیر بعد اِسی مرد فارس کے ایک موعود بیٹے نے خلافت کے نام پر اپنے خاندانی اقتدار کو دوام دینے کیلئے قرآن کریم اور غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات کو نظر انداز کرتے ہوئے مصلح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے اپنے والد محترم کے ثریا ستارے سے نیچے لائے ہوئے ایمان کا جو حال کیا اِسکی تفصیل آپ میری کتب اور مضامین میں پڑھ سکتی ہیں۔ آگے آپ لکھتی ہیں۔

Now if a prophecy is clearly fulfilled according to the Quran and Hadith about Masih Ibn Maryam's second advent and about Musleh Maood as well, then anyone who comes afterwards can say what they like because that Prophecy has been fulfilled. There is no mention in the Quran of another Masih coming after Hazrat Masih Maood, nor is there any prophecy of anyone else.

اب قرآن اور حدیث کے مطابق مسیح ابن مریم کی بعثت ثانی کی پیشگوئی اور پیشگوئی مصلح موعود بھی اگر بڑے واضح رنگ میں پوری ہوچکی ہوں تو پھر اسکے بعد اگر کوئی نیا مدعی آتا ہے تو وہ کیا کرے گا پیشگوئی تو پوری ہوچکی ہے۔ قرآن میں حضرت مسیح موعود کے بعد کسی اور مسیح کے آنے کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور کی پیشگوئی ہے۔

الجواب۔ جواباً عرض ہے کہ آپکے بقول اگر مسیح ابن مریم کی پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمدؑ کے وجود میں اور مصلح موعود کی پیشگوئی خلیفہ ثانی کے وجود میں پوری ہوچکی ہے تو پھر کسی اور مدعی کے دعویٰ کا کوئی جواز نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہرگز نہیں تھے اور نہ ہی یہ اِلہامی پیشگوئی اُسکے وجود میں پوری ہوئی ہے۔ اگر آپ یا جماعت احمدیہ یا کوئی بھی احمدی قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی صاحب کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ثابت کردے تو خاکسار اپنے دعویٰ پر نظر ثانی کیلئے تیار ہے۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ دلائل کے ذریعے ناقابل شکست ہونے کا دعویٰ رکھنے والی جماعت احمدیہ نہ یہ کام کرنے کیلئے تیار ہے اور نہ ہی وہ یہ کام کرسکتی ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نصیحت کے مطابق اگر آپ میری کتب اور مضامین تقویٰ، دیانتداری اور انصاف کیساتھ پڑھیں تو حقیقت آپ پر خود بخود روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گی۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیلات نہیں چھوڑ سکتا۔ اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہوجاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

خاکسار نے بڑے ادبّ کیساتھ اپریل ۱۹۹۳ء میں اپنا دعویٰ غلام مسیح الزماں خلیفہ رابع صاحب کے آگے رکھا تھا اور اُن سے درخواست کی تھی کہ حضرت بانئے جماعتؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتی تو پھر خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود کیسے ہوگئے؟ اب تک یعنی اٹھارہ (۱۸) سال گزر گئے ہیں، نہ کوئی خلیفہ اور نہ علمائے جماعت اور نہ ہی کوئی عام احمدی نہ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا اور جائز (legitimate) ثابت کرسکا ہے اور نہ ہی میرے دعویٰ کو دلیل کیساتھ جھٹلا سکا ہے۔ اب بھی آپ سے کہتا ہوں کہ آپ جماعت احمدیہ کو میرے ساتھ گفتگو کیلئے تیار کریں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔ آپ خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنے کیلئے کیا علمائے جماعت کو میرے مقابلہ پر لانے کا ذمہ لیتی ہیں۔؟ خاکسار اس مقدس فریضہ کو سرانجام دینے کیلئے ہر وقت اور ہر جگہ آنے کو تیار ہے۔ لیکن اگر خلیفہ صاحب اور علمائے جماعت میرے ساتھ گفتگو کرنے کیلئے تیار نہ ہوں تو پھر اِسے میری سچائی کا نشان سمجھ لینا۔ ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں　　اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آگے آپ لکھتی ہیں۔

If somebody else comes then they have to fulfill the criteria or match the standards that are there for a true messenger of Allah. According to Hazrat Masih maood under 3 circumstances we can use 3 criteria to tell if a prophet is true or not.

اگر کوئی اور آتا ہے تو اُسے اللہ کے سچے رسول کے معیاروں کو پورا کرنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود کے مطابق ہم تین صورتوں میں تین معیاروں کے ذریعے کسی نبی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔

الجواب۔ اوروں کا سوال تو بعد میں پیدا ہوگا۔ پہلے تو ہمیں احمدی اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے یہ دیکھنا ہے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی

جس میں حضورؑ کو ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام کی بشارات دی گئی تھیں کا کیا معاملہ ہے؟ وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ تھا کہ'' وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔ یقیناً یہ لڑکا تو حضورؑ کے گھر میں ضرور پیدا ہوا ہوگا۔ اب سوال ہے کہ زکی غلام بھی کیا حضورؑ کا کوئی لڑکا تھا؟ اگر وہ حضورؑ کا کوئی لڑکا تھا تو وہ کون تھا؟ زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات قرآن کریم کی روشنی میں ہمیں بتا رہے ہیں کہ زکی غلام حضورؑ کا کوئی لڑکا نہیں تھا اور نہ وہ حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ خلیفہ ثانی صاحب نے مصلح موعود ہونے یعنی زکی غلام یا دوسرے لفظوں میں مثیل مبارک احمد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا یا غلط تھا۔؟ اس سوال پر بھی اُسی وقت بات ہو سکتی ہے یا ہونی چاہیے جب خلیفہ ثانی صاحب کا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آنا ثابت ہو جائے۔ اولاً قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں حضورؑ کی نرینہ اولاد (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی تو پھر ان میں سے کوئی لڑکا مصلح موعود کیسے ہو سکتا ہے؟۔ ہو سکتا ہے آپکے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ کسی کے دائرہ بشارت میں آنے سے کیا مراد ہے؟ خاکسار ایک مثال سے دائرہ بشارت کی وضاحت کرتا ہے۔ ؎

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی سے آگاہ فرمایا تھا۔ اُمت نے غلط فہمی سے نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی سے حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی تھی کا آسمان سے بجسم عنصری نزول سمجھ لیا جو کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے متعلق اُمت کی ایک غلط فہمی تھی۔ غلط فہمی یہ تھی کہ حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے ہیں یا اُسکے مصداق نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو آنحضرت ﷺ سے بھی اندازاً چھ سو سال پہلے اپنا مفوضہ مشن مکمل کر کے اس دنیا سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے تھے۔ وہ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح ابن مریم کی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں نہیں آسکتے یا اِسکے مصداق نہیں ہو سکتے۔ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق میری دائرہ بشارت سے بھی یہی مراد ہے کہ زکی غلام کی بشارات کا سلسلہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے شروع ہو کر ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہا اور اس طرح اِن الہامی بشارتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مُلہم اور اُسکی جماعت پر یہ ظاہر فرمادیا کہ زکی غلام اپنی آخری بشارت یعنی ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا۔ قرآن کریم کی روشنی میں اس سے یہ قطعی ثابت ہے کہ حضورؑ کا کوئی بھی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا تو پھر بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود یعنی زکی غلام یا بالفاظ دیگر مثیل مبارک احمد کیسے بن گئے؟ لہٰذا اُن کا دعویٰ مصلح موعود غور و فکر کے قابل ہی نہیں ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی مثال تو اُس مدعی جیسی ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ میں وہی مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام ہوں جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے صلیب سے بچانے کیلئے اپنی طرف زندہ آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔ اب میں پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کے مطابق زندہ آسمان سے نازل ہوا ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس مدعی کی آزمائش کیلئے دنیا میں حالات بھی ایسے پیدا کر دیئے ہوں کہ اُسے اسلامی مملکت کا خلیفہ بنا دیا ہو اور پھر مذکورہ شخص وہ سارے کارنامے بھی سرانجام دیدے جن کا حدیث شریف میں ذکر ہے مثلاً (۱) حاکم بن کر (۲) ہر طرف عدل و انصاف کو قائم کر دینا (۳) لکڑی کی تمام صلیبیں توڑ دینا (۴) خنزیروں کو قتل کر دینا (۵) جزیہ کو معاف کر دینا (۶) اُسکے دورِ خلافت میں مال و دولت عام ہو گیا ہو اور لوگ مال و دولت سے بے رغبت ہو گئے ہوں اور مزید برآں اُسکی فتوحات کے ذریعے کروڑہا غیر مُسلم اسلام میں بھی داخل ہو گئے ہوں۔

محترمہ۔ کارناموں کی وجہ سے ہی اگر کسی مدعی کا دعویٰ سچا ہو سکتا ہو تو کیا آپ ایسے کسی مدعی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ قبول کر لیں گی جو بظاہر حدیث کے مطابق تمام کارنامے سرانجام دے چکا ہو؟ مجھے اُمید ہے کہ کوئی انسان خواہ کتنے بھی کارنامے سرانجام دے چکا ہو تب بھی اُس کا یہ دعویٰ کہ وہ وہی مسیح ابن مریم ناصری ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی نہ صرف غیر معقول ہوگا بلکہ قرآن کریم کے بھی خلاف ہوگا اور ایسا غیر معقول دعویٰ کوئی معقول انسان کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ خلیفہ ہونے اور کارناموں کے باوجود یہی حال مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعوے مصلح موعود کا ہے۔ اُن کا دعویٰ نہ صرف قرآن کریم اور زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات کے خلاف ہے بلکہ عقل کے بھی خلاف ہے۔

1) According to logic is there a need? I.e are people forgetting Allah altogether and have indulged totally in wordly pursuits. in other words are they "gumrah"?

(۱) عقل کے مطابق کیا کسی کی ضرورت ہے؟ مثلاً کیا لوگ کامل طور پر اللہ کو بھول کر دنیاوی دلچسپیوں میں کھو چکے ہیں؟ بالفاظ دیگر کیا وہ گمراہ ہو گئے ہیں؟

الجواب۔ آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشاد کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ تک اللہ تعالیٰ ہر صدی ہجری کے سر پر مجدد مبعوث فرما کر اُمت محمدیہ کی خبر گیری فرماتا رہا اور پھر چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ایک زکی غلام (مصلح موعود) کا وعدہ دیئے جانے کے باوجود کیا اُس نے پندرھویں صدی ہجری کے سر پر اپنے برگزیدہ بندے کی جماعت کو بھلا دیا اور اُس پر کوئی رحم نہ کیا؟ خاکسار سابقہ صفحات میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور حضرت مہدی و مسیح موعود اور ایک عظیم اُمتی نبی پر آپ احمدیوں کے ایمان کا ذکر تو کر چکا ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر آپکے ایمان کی یہ حالت ہونے کے باوجود کیا آپ ابھی تک گمراہ اور فاسق نہیں ہوئے ہیں؟ کیا آپکے گمراہ اور فاسق

ہونے میں ابھی کوئی کسر باقی ہے۔؟؟؟تفکروا و تند موا وا تقو الله و لاتغلوا ۔واضح ہو کہ لوگوں کے گمراہ اور فاسق ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اُنکے ماتھوں پر گمراہ اور فاسق ہونے کے الفاظ کندہ نظر آئیں بلکہ اُنکے فکری اور عملی رویوں سے اُنکی گمراہی اور فسق وفجور کا اظہار ہوا کرتا ہے۔

2) Has the Quran or previous prophets made any predictions about the coming of a Messenger at that time?

(۲) کیا قرآن اور سابق انبیاء نے اُسکے وقت میں کسی رسول کے آنے کی پیشگوئی کی ہے؟

الجواب۔اب تک آپکے سوالات کے سلسلہ میں اس عاجز نے جو کچھ لکھا ہے اِسکے بعد کیا کوئی احمدی (اگر وہ واقعی سچا احمدی ہے؟) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود ز کی غلام کی بشارت میں کوئی شک کرسکتا ہے؟ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے ہوتے ہوئے کیا اُسے قرآن کریم اور سابق انبیاء کی پیشگوئیوں میں کسی آنیوالے کی تلاش کرنی چاہیے؟ یا اگر وہ واقعی متقی اور حضورؑ کا سچا پیروکار ہے تو اُسے کیا کوئی ایسی ضرورت محسوس ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔آپ لوگوں کے یہی فکری رویے آپکے گمراہ اور فاسق ہونے پر دلیل ہیں۔

3) Does Allah have a connection with this person. Is there Divine help with this person? Does Allah help him overcome all obstacles and grow despite fierce opposition?

(۳) کیا مدعی کیساتھ اللہ کا کوئی تعلق ہے؟ کیا اللہ اُسکی مدد کررہا ہے؟ اللہ نے تمام روکاوٹوں پر غلبہ پانے اور شدید مخالفت کے باوجود ترقی کرنے میں کیا اُسکی مدد کی ہے؟

الجواب۔کسی انسان کیساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا تعلق ہے ہم انسانوں کے پاس اس تعلق کو ماپنے کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔اگر کوئی ایسا پیمانہ دنیا میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے کسی مرسل کی بھی مخالفت اور تکذیب نہ ہوتی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو ہر زمانے میں مادی غلبہ کی بجائے دلیل کیساتھ غلبہ بخشا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔”لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَةٍ وَاِنَّ للّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ (الانفال=۴۳) تاکہ وہ جو دلیل کے ذریعہ سے ہلاک ہو چکا ہے ہلاک ہوجائے اور جو دلیل کے ذریعہ سے زندہ ہو چکا ہے زندہ ہوجائے۔اور اللہ یقیناً بہت سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے جس مرسل کو جتنا غلبہ چاہا اُسکی زندگی میں بخشا تھا لیکن سب رسولوں کو مادی غلبہ نصیب نہ ہوسکا اور اِسکے یہ معنی ہرگز نہیں تھے کہ وہ رسول نعوذ باللہ صادق نہیں تھے۔یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونیوالے سارے رسول صادق تھے۔مثلاً۔اگر آپکے بیان کو دیکھا جائے تو حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے کیا سب روکاوٹیں دور کردی تھیں؟ کیا وہ یہودیوں کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اُسکی زندگی میں اُسے کسی بھی قسم کا غلبہ بخشا تھا؟ کیا وہ بدبخت یہودیوں کی مخالفت کے باوجود اُن میں اپنی جماعت کو قائم کرکے اُسے ترقی دینے میں کامیاب ہوگیا تھا؟ ترقی تو رہی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ رسول کو تو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔حالانکہ وہ ایک صاحب کتاب نبی اور رسول تھا۔آپکے متذکرہ بالا معیار کے مطابق کیا ہم اُسے نعوذ باللہ اپنے دعویٰ رسالت میں جھوٹا سمجھ لیں؟ آگے آپ لکھتی ہیں۔

If the answer is yes to all three then surely that person has a claim, but if it is no, or someone is claiming what someone has already claimed and succeeded in before him then this new claimant does not have a claim at all.

اگر تینوں سوالوں کا جواب ہاں میں ہو تو وہ مدعی سچا ہے، اگر جواب نہیں میں ہے یا کوئی ایسا دعویٰ کیا جارہا ہے جو اُس سے پہلے کوئی اور کرکے کامیابی بھی حاصل کرچکا ہے تو پھر نئے مدعی کا دعویٰ بالکل جھوٹا ہوگا۔

الجواب۔آپکے تینوں سوالات کے میں نے جو جوابات دیئے ہیں۔آپ یا کوئی بھی احمدی اِنہیں دلیل کیساتھ جھٹلا نہیں سکتا۔باقی جس مدعی کے دعویٰ اور اُسکی کامیابیوں کی آپ بات کررہی ہیں۔اُسکے دعویٰ اور اُسکی کامیابیوں کی حقیقت کا اس مضمون میں بھی کچھ نہ کچھ ذکر ہوگیا ہے باقی اُسکے کارناموں کی تفصیل میری کتاب ”آمدن عید مبارک بادت“ اور دیگر مضامین میں آپ پڑھ سکتی ہیں۔خاکسار بڑی تفصیل کیساتھ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت پر روشنی پہلے ڈال چکا ہے۔یہاں اِسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔تو پھر ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے سچے موعود ز کی غلام کی راہ میں کیونکر روکاوٹ ہوسکتا ہے؟ آگے آپ لکھتی ہیں۔

We are in the last 1000 years till "qiyamat" and this is the last 1000 years of "hidayat" so according to Hazrat Masih Maood there is no room for any other Masih, see lecture lahore page186.

ہم قیامت تک آخری ہزار سال میں ہیں اور یہ آخری ہزار سال ہدایت کے ہیں۔لہٰذا لیکچر لاہور صفحہ ۱۸۶ حضرت مسیح موعود کے مطابق کسی دوسرے مسیح کیلئے اب کوئی جگہ نہیں ہے۔

الجواب۔ جواباً عرض ہے کہ حضورؑ نے ہزار ہزار سال کے ہدایت اور گمراہی کے مختلف زمانوں کی جو تقسیم فرمائی ہے گذشتہ صفحات میں اسکے متعلق کافی وضاحت کر چکا ہوں۔ حضورؑ کی ہدایت کے ہزار سالہ دور سے فقط اتنی مراد ہے کہ اس میں ہدایت اور گمراہی دونوں موجود ہوتی ہیں لیکن گمراہی کے مقابلہ میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اسی طرح گمراہی کے ہزار سالہ دور سے بھی حضورؑ کی فقط اتنی مراد ہے کہ اس میں بھی گمراہی اور ہدایت دونوں موجود ہوتی ہیں لیکن ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔ آپ لاعلمی اور ناسمجھی میں حضورؑ کی تقسیم کے مطابق ہزار ہزار سالوں کو ہدایت اور گمراہی کے دور قرار دے رہی ہیں جبکہ حضورؑ کی تحریر کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے۔ حضورؑ کی تحریر کے مطابق ہر ہزار سالہ دور میں ہدایت اور گمراہی دونوں موجود ہوتی ہیں۔ جس ہزار سالہ دور میں گمراہی کے مقابلہ میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اُسے حضورؑ نے ہدایت کا ہزار سالہ دور قرار دیا ہے اور جس ہزار سالہ دور میں ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اُس کو آپؑ نے گمراہی کا ہزار سالہ دور قرار دیا ہے۔ واضح رہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے ایک جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سچا بنانے کیلئے آپ کو قدم قدم پر جھوٹ بولنے پڑ رہے ہیں اور حضورؑ کے اِلہام وکلام میں معنوی تحریفیں کرنی پڑ رہی ہیں۔ لیکن خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوسکتا۔ وہ جھوٹ تھا اور ہے اور قیامت تک رہے گا۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب نہ مصلح موعود (زکی غلام) تھے اور نہ ہی آپ اُنہیں قیامت تک مصلح موعود ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ حضورؑ کی تحریر سے ایسا غلط مطلب اخذ کر کے نہ خود گمراہ ہوں اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو گمراہ کریں۔ اب اگر آپکے بقول'' ہم قیامت تک آخری ہزار سال میں ہیں اور یہ آخری ہزار سال ہدایت کے ہیں۔'' حضورؑ کی اس تحریر سے یہ مراد لے لی جائے اور آپ اسی مقصد کیلئے حضورؑ کے اِن الفاظ کو استعمال کر رہی ہیں کہ اس ساتویں ہزار سالہ ہدایت کے دور میں جماعت احمدیہ میں کوئی برائی یا گمراہی نہیں پیدا ہوگی۔ شاید آپ کو علم نہیں کہ حضورؑ کی تحریر سے آپکے معنی مراد لینے سے درج ذیل بہت سارے فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۱) اگر اس ہدایت کے ساتویں ہزار سال میں کوئی گمراہی پیدا نہیں ہونی تھی تو پھر اس سے آنحضرت ﷺ کا مہدی کے بعد کسی مسیح کی بشارت دینا نعوذ باللہ نہ صرف غلط ٹھہرتا ہے بلکہ لغو بھی ہے۔ اگر آپکے بقول اس ہزار سالہ دور میں ہدایت ہی ہدایت ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کے مطابق مسیح نے نازل ہو کر کیا نعوذ باللہ گمراہی پھیلانی ہے؟

(۲) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت دی تھی اور حضورؑ نے اُسے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے اس زکی غلام نے حضورؑ کے بعد آپکی جماعت میں سے ظاہر ہونا ہے۔ اگر آپکے بقول ہدایت کے اس ساتویں ہزار میں ہدایت ہی ہدایت ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا اپنے برگزیدہ بندے کو اِس زکی غلام کی بشارت دینے کا مقصد کیا تھا؟ آپکی منطق کے مطابق زکی غلام (مصلح موعود) کی بعثت کیا نعوذ باللہ فضول اور لغو نہیں بن جاتی؟ اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔

(۳) حضرت بانئے جماعت علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(i) ''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اِس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذُرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(ii) ''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(iii) ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذُرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

محترمہ۔ آپکے بقول اگر ''ہم قیامت تک آخری ہزار سال میں ہیں اور یہ آخری ہزار سال ہدایت کے ہیں۔ لہٰذا لیکچر لاہور صفحہ ۱۸۶ حضرت مسیح موعود کے مطابق کسی دوسرے مسیح کیلئے اب کوئی جگہ نہیں ہے۔'' سے یہ مراد لی جائے اور جیسا کہ آپکا بھی یہی مقصد معلوم ہوتا ہے تو پھر حضرت بانئے جماعتؑ جن کی تحریر آپ ایک جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے استعمال کر رہی ہیں کیا اُنہیں اپنی درج بالا تحریروں کا علم نہیں تھا۔ درج بالا تحریروں میں حضورؑ کھلے کھلے الفاظ میں اپنے بعد ایک عظیم الشان مسیحائی نفس وجود کی خبر دے رہے ہیں اور آپ اُسی برگزیدہ وجود کی تحریر کو ہر قسم کے فضل واحسان کو بند کرنے کیلئے استعمال کر رہی ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں؟ ہمارے غیر احمدی مسلمان بھائیوں نے بھی یہی کام کیے تھے۔ اُنہوں نے ''تحفظ ختم نبوت کا شعبہ'' قائم کر لیا اور آپ اپنے نام نہاد خلیفوں اور مصلح موعود کے دفاع میں ''ختم مجددیت کا شعبہ'' تخلیق کر کے اُن سے بھی ایک قدم آگے بڑھ چکے ہو۔ فتدبر

آپ لکھتی ہیں۔ ’’لہٰذا لیکچر لاہور صفحہ ۱۸۶ حضرت مسیح موعود کے مطابق کسی دوسرے مسیح کیلئے اب کوئی جگہ نہیں ہے۔‘‘

لیکچر لاہور میں حضورؑ فرماتے ہیں۔ ’’اور پھر ساتواں ہزار خدا اور اُسکے مسیح کا اور ہر ایک خیر و برکت اور ایمان اور صلاح اور تقویٰ اور توحید اور خدا پرستی اور ہر ایک قسم کی نیکی اور ہدایت کا زمانہ ہے اب ہم ساتویں ہزار کے سر پر ہیں اسکے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۶)

محترمہ۔ حضورؑ کے لیکچر لاہور میں بیان فرمودہ اس فقرے کا وہ مطلب نہیں جس مفہوم اور جس مقصد کی خاطر آپ اِسے بطور حوالہ نقل کر رہی ہیں۔ اِسکی درج ذیل تین وجوہات ہیں۔

(اولاً) چونکہ حضور علیہ السلام پر ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء میں نازل ہونیوالے کلام اِلٰہی میں آپ کو اور آپکے ماننے والوں کو ایک زکی غلام کی بشارت اور وعدہ دیا گیا تھا اور حضورؑ نے اپنی تحریروں میں اس زکی غلام کو مسیح ابن مریم قرار دیا ہے۔ اور پھر یہ لازمی بات ہے کہ وہ موعود مسیح ابن مریم آپؑ کے بعد ظاہر ہوگا۔ لہٰذا اِس واضح بشارت اور وعدہ کے ہوتے ہوئے آپ یہ کس طرح لکھ سکتے تھے کہ آپؑ کے بعد کوئی مسیح نہیں آئے گا۔؟؟؟

(ثانیاً) جب حضورؑ اپنی تالیفات میں بہت ساری جگہوں پر اپنے بعد مسیحیت اور مجددیت کو جاری فرماتے ہیں اور مزید برآں اپنے بعد ایک آنیوالے مسیح ابن مریم (مصلح موعود) کی یقینی اور قطعی بشارت جماعت کو عطا فرماتے ہیں تو پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ اِن سب حقائق کے ہوتے ہوئے جن کا علم آپ کو سب سے زیادہ تھا۔ آپ یہ لکھ دیتے کہ میرے بعد کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ ایک عام انسان بھی اپنی باتوں میں ایسا تضاد پیدا نہیں کرتا چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ نبی پیدا کرے۔ حضورؑ کے اِس اقتباس سے ایسا مطلب اخذ کرنے میں آپؑ کی تحریر کا قصور نہیں ہے بلکہ ایسا مطلب اخذ کرنیوالوں کے فہم یا پھر اُن کی نیت کا قصور ہے جنہوں نے آپ کی تحریر سے ایسا مطلب اخذ کر کے آپکی طرف منسوب کیا ہے وگرنہ آپ ہرگز اِن الفاظ میں ایک آئندہ آنیوالے مسیح موعود کا دروازہ بند نہیں کرتے۔

(ثالثاً) یہ کہ مندرجہ بالا اقتباس کے سیاق وسباق کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بخوبی کھل جاتی ہے کہ حضورؑ کے اِن الفاظ ’’اِسکے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں‘‘ سے کونسا مسیح مراد ہے؟ حضورؑ کی اِس مسیح سے مراد دراصل ایک تو حضرت مسیح ناصریؑ ہیں جو عیسائیوں اور بعض مسلمانوں کے خیال کے مطابق اپنے جسمانی وجود کیساتھ زندہ آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اب یہ اُسکی انتظار میں ہیں کہ وہ آسمان سے زندہ بجسم عنصری اُتریں گے اور اُنکی مرادیں پوری کریں گے۔ دوسرے اِس مسیح سے حضورؑ کی مراد یہودیوں کا وہ خاص مسیح ہے جو اُن کو تمام زمین کا وارث بنائے گا اور جس کی وہ انتظار میں ہیں کہ وہ آنیوالا ہے وگرنہ اِن الفاظ میں حضورؑ کی مراد قطعاً وہ مسیح نہیں ہے جو بشارت کے تحت حضورؑ کے بعد آپکی غلامی اور آپکی ظلّیت میں آنیوالا ہے۔ ’’لیکچر لاہور‘‘ پڑھنے کے بعد یہ بات بخوبی کھل جاتی ہے۔ لیکچر لاہور (۳۔ستمبر ۱۹۰۴ء) کے بعد ۲۔نومبر ۱۹۰۴ء میں بمقام سیالکوٹ حضورؑ کا ایک لیکچر بعنوان ’’اسلام‘‘ پڑھا گیا تھا۔ اِس لیکچر میں آپؑ ارشاد فرماتے ہیں۔

’’اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اِس لیے ضرور تھا کہ امام آخرالزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔ اور اُسکے بعد کوئی اِمام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اُسکے لیے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ اِمام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸)

حضور علیہ السلام کے یہ الفاظ بڑے واضح ہیں اور دراصل یہ الفاظ حضورؑ کے اُن الفاظ کی جو آپؑ نے لیکچر لاہور میں اِرشاد فرمائے تھے کہ ’’اِسکے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں‘‘ کی تفسیر ہیں۔ حضورؑ کے اِن الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے بعد امامت اور مسیحیت کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ صاف فرمایا ہے کہ آپکے بعد امام بھی ہونگے اور مسیح بھی۔ مگر ایک شرط لگا دی وہ یہ کہ آپکے بعد اِمام اور مسیح ہونے کیلئے آپکا ظل ہونا یعنی آپکی غلامی اور پیروی لازمی ہوگی۔ آپکی غلامی اور اِطاعت سے باہر رہ کر نہ کوئی اِمام ہو سکے گا اور نہ کوئی مسیح۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ’’لیکچر لاہور‘‘ میں حضورؑ کے الفاظ میں صرف خیالی مسیحوں کیلئے دروازہ بند ہوا ہے اور آپکی غلامی میں آنیوالے اِماموں اور مسیح کیلئے دروازہ کھلا ہے۔

(رابعاً) حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر درج ذیل شعر اِلہام ہوا تھا۔

زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اَے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۸۴ بحوالہ مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۔ البشریٰ قلمی صفحہ ۵۷)

محترمہ۔ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اُمت محمدیہ میں واحد حضرت مرزا صاحبؑ ایک وجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مریمی روحانی مقام بخشا تھا۔ اس شعر میں اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ’’خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اَے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے‘‘۔ اگر آپکے بقول حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔۔۔ تو پھر اس اِلہامی شعر میں محمدی مریم کو اللہ تعالیٰ نے جس عیسیٰ کی بشارت دی تھی اور اُسکے متعلق فرمایا تھا کہ وہ بڑے اعزاز کیساتھ آئیگا۔

میرا آپ سے سوال ہے کہ نعوذ باللہ کیا یہ اِلہامی شعر جھوٹا ہے؟ اگر نہیں اور یہ الہامی شعر سچا ہے تو پھر یہ عیسیٰ ابن مریم کون ہے جس کی محمدی مریم کو بشارت دی گئی تھی۔؟ کیا اس عیسیٰ ابن مریم نے دنیا میں اپنے وقت پر ظاہر نہیں ہونا۔؟ واضح رہے کہ یہی عیسیٰ ابن مریم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا موعود زکی غلام اور پندرھویں صدی کا مصلح موعود اور مجدد موعود ہے اور یہی عیسیٰ ابن مریم آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق آپکی اُمت کے آخر میں ظاہر ہونیوالا ہے۔۔۔فتدبرو

چند تلخ سوالات

(۱) کیا افراد جماعت کو فاسق بنا دیا گیا ہے۔؟ خاکسار نے اپریل ۱۹۹۳ء میں اُس وقت کے خلیفہ رابع صاحب کو بڑے ادب کیساتھ بالواسطہ رنگ میں بتا دیا تھا کہ آپکے والد خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود غلط فہمی پر مبنی تھا۔ وہ مصلح موعود یعنی حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے موعود زکی غلام نہیں تھے۔ خاکسار نے پھر فروری ۱۹۹۷ء میں خوب کھول کر خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو بتا دیا تھا کہ آپکا والد مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں مندرجہ ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' سے متعلقہ ضمنی اور فروعی اِلہامی پیشگوئی کے مصداق تھے نہ کہ وہ مصلح موعود۔ خاکسار کی یہ سب باتیں خیالی نہیں تھیں بلکہ جس طرح میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے وفاتِ مسیح کے عظیم قرآنی ثبوت کیساتھ اپنے مسیح موعود ہونے کا مقدمہ اُمت محمدیہ کے آگے رکھا تھا بعینہ اس عاجز نے بھی قرآن کریم کی روشنی میں زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کے ایک عظیم ثبوت کے ساتھ اپنا موعود غلام مسیح الزماں ہونے کا مقدمہ خلیفہ رابع صاحب کے آگے رکھا۔ اور پھر میرے ثبوت کا معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ میرے عظیم خدا نے مجھے کھول کھول کر بتا دیا کہ اس (اپنے زعم میں خدا کے بنے ہوئے) خلیفے کو بتا دے کہ میرے خدا نے تجھے میری سچائی کا گواہ بھی بنایا ہے اور آپ میرے مصدق ہیں۔ (یہ سب وہ باتیں ہیں جنہیں افراد جماعت احمدیہ میری ویب سائٹ پر پڑھ سکتے ہیں اور میں جماعتی ارباب واختیار کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ میری ان باتوں میں سے کسی بات کو خلاف واقعہ سمجھتے ہوں تو وہ اسکے غلط ہونے کا ثبوت پیش کریں) اس خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ نے اپنی وفات تک افراد جماعت کو اِن تمام حقائق سے لاعلم رکھ کر نہ صرف اپنے خدا کے بنے ہوئے خلیفہ ہونے کا ثبوت پیش کیا بلکہ اس کا حق بھی ادا کر دیا۔ اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون۔

محترمہ۔ اگر خلیفہ ثانی واقعی زکی غلام اور مصلح موعود تھا تو میرے ایسا ایک عام احمدی (آپکے بقول بھی ٹوم، ڈک اور ہیری) جو اپنے ہاتھ میں قرآن کریم اور زکی غلام کے بارے میں مبشر اِلہامات لے کر خلیفہ رابع صاحب کے آگے میدان میں کھڑا تھا تو کیا خلیفہ صاحب اور علمائے جماعت پر یہ فرض نہیں تھا اور کیا یہ اُنکی ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ اس عاجز کو جو اُنکے زعم میں نعوذ باللہ غلطی پر تھا میدان میں آکر اُسکے عقلی اور نقلی دلائل کو جھٹلا کر خلیفہ ثانی صاحب کو موعود زکی غلام ثابت کر دکھاتے؟ یہ عاجز آج بھی اہلِ تشیع کے امام غائب کی طرح کسی نامعلوم غار میں چھپ کر نہیں بیٹھا بلکہ اپنے ہاتھ میں قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا اِلہام اور کلام لے کر میدان میں کھڑا ہو کر جماعتی ارباب و اختیار کو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنے کیلئے بلا رہا ہے لیکن یہ سب میرا علمی مقابلہ کرنے کی بجائے میرا اور میرے اہل وعیال اور میرے اصحاب کے اخراج اور سماجی مقاطعے کرتے پھر رہے ہیں۔ آپ نے چند بے بنیاد اور بے سروپا باتیں لکھ کر میری طرف بھیجی ہیں۔ اگر آپکے دل میں واقعی تقویٰ ہے؟ اگر آپ واقعی یقین رکھتی ہیں کہ آپ نے ایک دن مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے تو پھر میرا اصدق اور خلیفہ ثانی صاحب کا جھوٹ اتنا نمایاں ہے کہ یہ تو ایک عام احمدی (بشرط تقویٰ) کیلئے سمجھنا قطعاً مشکل نہیں ہے۔ آپ کچھ لکھنے سے پہلے تاریخ مذہب کا مطالعہ کرتیں اور انصاف کیساتھ جائزہ لیتیں کہ ہر دور میں انبیاء کے رویے کیا تھے اور اُنکے مخالفین کے رویے کیا تھے؟ اگر آپ میں تقویٰ ہوتا تو سچ اور جھوٹ کی پہچان کرنے کیلئے یہی معیار کافی تھا۔ آپ کا بھی اور افراد جماعت احمدیہ کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ آپ سب آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اگر آپ کا آنحضرت ﷺ اور اُس عظیم فرقان جو آپ ﷺ پر نازل ہوا تھا پر ایمان لانے کا دعویٰ سچا ہے تو آپ قرآن عظیم جسے اللہ تعالیٰ نے میزان بھی قرار دیا ہے سے کیوں بھاگ رہے ہو؟ کیا آپکا یہ رویہ اس حقیقت کی نشاندہی نہیں کر رہا کہ آپ سب ''فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (عمران۔۸۳)'' کے مطابق فاسق بنا دیا گیا ہے۔؟ اسی طرح آپ کا بھی اور جماعت احمدیہ کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ آپ سب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر اور آپؑ پر نازل ہونیوالے تمام اِلہامی کلام پر بھی صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اگر آپ سب حضورؑ پر اور آپؑ پر نازل ہونیوالے عظیم مبشر اِلہامی کلام پر ایمان لانے کے اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آپ سب حضورؑ پر زکی غلام سے متعلق نازل ہونیوالے عظیم مبشر اِلہامی کلام سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟ کیا آپکا یہ رویہ اس حقیقت کی نشاندہی نہیں کر رہا کہ آپ سب ''وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (نور۔۵۶)'' کے مطابق فاسق بن گئے ہیں یا آپ سب کو فاسق بنا دیا ہے۔؟ اگر آپ فاسق نہیں ہیں تو پھر آپ قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالے اِلہامی کلام کے فیصلہ کو قبول کر کے اس پر اپنے ایمان کے پختہ ہونے کا مظاہرہ کیوں نہیں کرتے۔؟

(۲) کیا ایک احمدی کا ایمان مولوی نظام الدین صاحب جیسا بھی نہیں ہے۔؟ یہ لدھیانہ کے مباحثہ کا ذکر ہے جو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان ہوا

تھا۔مولوی محمد حسین بٹالوی کے ملنے والوں میں ایک مولوی نظام الدین تھے۔اس نے مولوی محمد حسین سے پوچھا کہ کیا قرآن شریف میں حضرت مسیح کی زندگی کے بارے میں بھی کوئی آیت ہے؟ کیونکہ مرزا صاحب تو آیت پر اَڑے ہوئے ہیں۔مولوی محمد حسین بٹالوی نے جواباً کہا کہ قرآن شریف میں حیات مسیح کے بارے میں بیس آیات ہیں۔مولوی نظام الدین صاحب نے اُسے کہا کہ پھر میں جاؤں اور مرزا صاحب سے گفتگو کروں۔مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا ہاں جاؤ۔مولوی نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آتے ہی کہا کہ مرزا جی تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ عیسیٰؑ مر گئے ہیں؟ حضورؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف ہے۔مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ اگر قرآن شریف میں حضرت مسیحؑ کی حیات کے متعلق آیات ہوں تو پھر آپ مان لیں گے۔حضورؑ نے فرمایا کہ ہاں میں مان لونگا۔مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ میں ایک دو نہیں بلکہ بیس آیات قرآن شریف سے حیات مسیحؑ کے متعلق آپ کو لا کر دیتا ہوں۔حضورؑ نے فرمایا بیس آیات نہیں۔اگر ایک آیت ہی لا کر دے دوگے تو میں قبول کرلونگا اور اپنے دعویٰ مسیح موعود کو چھوڑ کر توبہ کرلونگا۔مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ دیکھنا پکے رہنا تم ایک آیت کہتے ہو میں بیس آیات لا کر دونگا۔حضورؑ نے پھر فرمایا کہ اگر تم ایک آیت بھی نکال کر لے آئے تو میں ہار گیا اور تم جیت گئے۔مولوی نظام الدین نے واپس آکر مولوی محمد حسین بٹالوی سے کہا کہ اب آپ مجھے حیات مسیح کے بارے میں جلدی جلدی قرآن شریف سے بیس آیات نکال کر دے دیں۔مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا کہ اگر کوئی آیت حیات مسیح کے متعلق ہوتی تو ہم کبھی کی پیش کر دیتے۔اسی لیے تو ہم حدیثوں پر زور دے رہے ہیں۔قرآن شریف ہمیں سپورٹ (support) نہیں کرتا بلکہ مرزا صاحب کے دعویٰ کو سچا کرتا ہے۔بس پھر کیا تھا مولوی نظام الدین صاحب کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے مولوی محمد حسین بٹالوی سے کہا کہ جب قرآن تمہارے ساتھ نہیں تو پھر تم نے مجھے بیس آیات کے دینے کا وعدہ کیوں کیا؟ اور میں اب کس منہ کیساتھ مرزا صاحب کے پاس جاؤں۔پھر مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ محمد حسین قرآن شریف تمہارے ساتھ نہیں اور تمہارا ساتھ نہیں دیتا بلکہ مرزا صاحب کیساتھ ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔لہٰذا میں بھی مرزا صاحب کیساتھ ہوں اور تمہارے ساتھ نہیں۔یہ دنیا کا معاملہ نہیں جو میں شرم کروں۔دین کا معاملہ ہے جدھر قرآن شریف ادھر میں۔جب مولوی محمد حسین نے دیکھا کہ مولوی نظام الدین ہاتھ سے گیا تو پھر اسے اور تو کوئی بات نہ سوجھی جھٹ کہنے لگا مولوی محمد حسن تم اسکی روٹی بند کر دو۔آئندہ اسکو روٹی نہ دینا۔اس وقت مولوی محمد حسین نے مولوی نظام الدین صاحب پر روٹی کا دباؤ ڈالا۔لیکن مولوی نظام الدین صاحب بفضل خدا ثابت قدم نکلا۔اس نے روٹی کی پرواہ نہ کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں آکر بیعت کر لی۔یہ واقعہ تذکرۃ المہدی صفحات ۱۵۵۔۱۵۷ میں تفصیلاً موجود ہے۔

خاکسار ۱۹۹۳ء سے اب تک اپنے ہاتھ میں قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات لے کر میدان میں کھڑا ہے اور جماعت احمدیہ کو علمی گفتگو کیلئے بلا رہا ہے تا کہ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ ہو جائے۔لیکن خلفاء اور علمائے جماعت بڑے سیانے ہیں اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح علمی گفتگو کرنے کی غلطی نہیں کر رہے کیونکہ اِنہیں بڑی اچھی طرح معلوم ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی نہ قرآن کریم اور نہ ہی زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات تصدیق کرتے ہیں۔مولوی نظام الدین صاحب نے سچائی کے مقابلہ پر روٹی بند ہونے کے دباؤ کو ہرگز قبول نہ کیا اور وہ قرآن کریم پر اپنے سچے ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے صادق پر ایمان لے آیا۔ایک صدی قبل یہ وہ وقت تھا جب اُمت محمدیہ کی روحانی حالت بہت خراب تھی اور اُمت اپنی رشد و ہدایت کیلئے مہدی و مسیح موعود کے نزول کا انتظار کر رہی تھی۔محترمہ۔ہمارے مہدی و مسیح موعودؑ تو نازل ہو چکے ہیں اور ہم اُسکی تربیت یافتہ جماعت ہیں۔میرا آپ سے اور علمائے جماعت اور افراد جماعت سے سوال ہے کہ کیا آپ سب کا قرآن کریم اور حضورؑ کے مبشر اِلہامات پر اتنا بھی ایمان نہیں ہے جتنا کہ مولوی نظام الدین صاحب کا قرآن کریم پر تھا۔؟ کیا آپ صرف اخراج اور سماجی مقاطعہ سے ڈر کر جھوٹ کو قبول کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور کیا آپ میں مولوی نظام الدین جیسی بھی ہمت نہیں جو اُس نے سچائی کے بالمقابل روٹی پر لات مار کر دکھائی تھی؟ ؎ دِل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت فیصلہ تیرا، تیرے ہاتھ میں ہے دِل یا شکم؟

(۳) کیا جماعت احمدیہ اِلٰہی آزمائش سے بالا ہے۔؟ میثاق النبیین (عمران ۔۸۲۔۸۳) وہ میثاق ہے جسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اُسکے بعد آنیوالے مصلح کی خبر دی تھی۔اللہ تعالیٰ اِس میثاق النبیین کے مطابق مصلحین کو بھیج کر اُمتوں یا جماعتوں کا امتحان لیتا رہا ہے کہ آیا وہ اللہ تعالیٰ اور اپنے نبی پر اپنے دعویٰ ایمان میں سچی تھیں یا کہ نام کی مومن۔مذہب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نئے آنیوالے مصلح کی مدلل اتمام حجت کے باوجود اُسکی قوم یا جماعت نے میثاق النبیین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُس کا اِنکار کر دیا۔مثلاً حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام، حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام یہ سب میثاق النبیین کے مطابق آنیوالے موعود مصلحین تھے اور اِنکی قوموں نے بڑی دلیری کیساتھ اِن سب کا اِنکار کیا تھا۔جس طرح یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی آزمائش ہو چکی ہے اِسی طرح ضرور تھا کہ افراد جماعت احمدیہ کی بھی آزمائش ہوتی کہ آیا وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ اور اِمام آخر الزماں پر ایمان لانے میں سچے ہیں یا کہ برائے نام مومن۔اِسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بھی میثاق النبیین کے مطابق اپنے بعد ایک ''زکی غلام''، جس کو آپؑ نے ''مصلح موعود'' کا لقب دیا ہے وعدہ بخشا تھا۔جس طرح پہلی قوموں نے اپنے موعودوں کا اِس لیے اِنکار کیا تھا کیونکہ وہ موعود اِن قوموں کی خود ساختہ اُمنگوں اور خواہشات کے مطابق ظاہر نہیں ہوئے تھے۔خلیفہ ثانی صاحب کے قبل از وقت دعویٰ مصلح موعود کرنے کی بدولت آج جماعت احمدیہ بھی

پہلی اُمتوں اور قوموں کی طرح پیشگوئی ''مصلح موعود'' کی وجہ سے ایک زبردست آزمائش میں داخل ہو چکی ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کی غرض وغایت بھی یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کونسے احمدی اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں اور کونسے برائے نام احمدی۔؟ کونسے احمدی اُس کلام اللہ جو آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوا کی پیروی کرنیوالے ہیں اور کونسے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے ہیں۔؟

(۴) کیا حضرت بانئے جماعت احمدیہؑ نعوذ باللہ ایک ناقص مجدد تھے۔؟ خاکسار اپنے مضامین میں بیان کر چکا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اُمتی نبوت کا انعام پا کر سابقہ تمام انبیاء سے آگے نکل گئے ہیں۔ اور پھر جس طرح نبوت کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ٹھہرے کیونکہ نبوت کے تمام کمالات آپ ﷺ پر ختم ہو گئے اور اب آئندہ آپ ﷺ کی غلامی میں ہی کوئی نبوت کا انعام پا سکتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی غلامی میں یہ اُمتی نبی مجدد الف ٹھہرا کیونکہ نبوت کی طرح تجدید کے تمام کمالات بھی آپؑ پر ختم ہو گئے اور اب آپ کے بعد آئندہ آپکی پیروی میں ہی کوئی مجددیت کا انعام پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضورؑ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ۔''جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ'' یعنی خدا کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں۔ اِسی طرح ایک اور جگہ پر حضورؑ فرماتے ہیں۔''اِس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحٰق ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶ حاشیہ)

واضح رہے کہ حضرت بانئے جماعت سے پہلے عالم اسلام میں جتنے بھی مجدد تشریف لائے اُن سب کی تجدید اور اصلاح ہر صدی کیلئے کافی مؤثر رہی اور اُمت کو درمیانی مدت میں کسی اور مجدد یا مصلح کی ضرورت نہ پڑی۔ اب اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو پھر اس سے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ کیا ایک اُمتی نبی جسے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہر نبی کا مظہر قرار دیا بلکہ اُسے احمدؐ اور محمدؐ کے نام دے کر آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم بھی فرما دیا۔ محترمہ۔ ایک اُمتی نبی، ایک مہدی مسعود اور مسیح موعود اور ایک مجدد الف آخر کی تجدید اور اصلاح کیا نعوذ باللہ اتنی ناقص تھی کہ آپکی وفات کے صرف چھتیس (۳۶) سال بعد اللہ تعالیٰ کو افراد جماعت کی اصلاح کیلئے ایک نیا مصلح موعود مبعوث کرنا پڑا؟ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ اُمتی نبی کی وفات کے بعد سوائے چھ (۶) سال کے قلیل عرصہ کے افراد جماعت نے اپنی زندگیاں بھی اُسی مدعی مصلح موعود کی خلافت ثانیہ میں گزاری ہوں۔ وہ کونسی گمراہیاں اور براہیاں تھیں جو خلیفہ ثانی کے دور خلافت میں افراد جماعت کی زندگیوں میں داخل ہو گئیں اور جنکی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ کو پھر اسی خلیفہ کو مصلح موعود مبعوث کرنا پڑا۔؟ افراد جماعت کو لاحق یہ گمراہیاں اور براہیاں کیا اتنی سنگین تھیں کہ خلیفہ ثانی صاحب خلیفہ ہونے کی حیثیت میں اِنکی اصلاح نہ کر سکے اور ناچار اللہ تعالیٰ کو اِن روحانی بیماریوں کی اصلاح کیلئے اُنہیں مصلح موعود بنانا پڑا۔؟

(۵) کیا مہدی و مسیح موعودؑ صرف ایک خاندان کے نبی تھے؟۔ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کی اولاد کی تحریروں کو جب بغور وفکر پڑھا جاتا ہے تو اِن سے یہی تأثر ملتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب اپنے خاندان کے نبی تھے۔ اُنہوں نے زندگی میں صرف اپنی اولاد کیلئے دعائیں کیں تھیں۔ اب تک جو خلفائے احمدیہ بنے ہیں وہ سوائے حضرت مولوی نور الدینؓ کے سب ماشاءاللہ حضورؑ کی اولاد ہی ہیں۔ اب جب کوئی احمدی اِن خاندانی خلفاء کے خطبات یا مجالس عرفان کو بغور سنتا ہے تو اِن سے یہی تأثر ملتا ہے کہ اِس اُمتی نبی نے اپنی روحانی اولاد یعنی ذریت کی طرف کبھی کوئی توجہ نہیں کی تھی اور نہ ہی اِن کیلئے دعائیں کی تھیں۔ صرف اپنی صلبی اولاد کیلئے ساری زندگی دعائیں کرتے رہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نعوذ باللہ آپؑ کی یہی حالت تھی تو پھر تو ہمیں آپ کو صرف مغلیہ خاندان کا نبی ماننا پڑے گا۔ خاکسار یہ کوئی خیالی یا افسانوی بات نہیں کر رہا بلکہ میں افراد جماعت کو اس کا یہ ثبوت دیتا ہوں کہ حضرت بانئے سلسلہ کی وفات کے بعد آج تک سوائے چھ (۶) سالہ مختصر خلافت اولیٰ کے کیا حضرت مرزا صاحب کی روحانی اولاد میں سے بھی کسی کو آپکا کوئی فیض یا برکت ملی ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر میری اس دلیل کو کون جھٹلا سکتا ہے؟ واضح رہے کہ حضرت مرزا صاحب کی اولاد نے ایک عظیم الشان اُمتی نبی کو قومیا (nationalise) کر اپنے گھر کا نبی بنا لیا اور ایسا اس لیے کیا گیا تا کہ آپ کے ہر فیض اور برکت کی وارث صرف اور صرف آپکی اولاد ہی بنے۔ روحانی اولاد جائے بھاڑ میں۔ جبکہ حقیقت یہ نہیں ہے اور حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کی اولاد کا ایسا رویہ اختیار کرنا نہ صرف آپؑ پر بلکہ آپکی جماعت پر بھی ظلم تھا اور ہے۔ بلاشبہ حضرت بانئے جماعتؑ نے اپنے ہر اُس پیروکار کیلئے دعائیں کیں تھیں جو آپ پر ایمان لا کر آپکی راہ پر چل پڑا۔ آپؑ نے عالم اسلام اور دین مصطفےٰ ﷺ کیلئے انتہائی درد کیساتھ دعائیں کیں اور انہی مضطربانہ دعاؤں کے نتیجہ میں آپؑ کو دین اسلام کے غلبہ اور فتح کیلئے زکی غلام کی صورت میں ایک نشان رحمت بخشا گیا۔ لیکن اگر جماعت احمدیہ کے حالات کو دیکھا جائے تو وہاں سے یہی حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی اولاد نے حضورؑ کو اپنے گھر کا نبی بنا کر اُسکے فیوض و برکات کو صرف اپنے خاندان تک محدود کر لیا۔ مثلاً۔ مصلح موعود بھی گھر کا، فخر الرسل بھی گھر کا، قمر الانبیاء بھی گھر کا، نافلہ موعود بھی گھر کا اور قریباً سارے خلفاء بھی گھر کے۔ جو لوگ حضورؑ کی ساری اولاد کو مبشر قرار دیتے ہیں میں اُنہیں بتانا چاہتا ہوں کہ امر واقع یہ ہے کہ حضورؑ کی دعاؤں کے نتیجہ

میں آپ کوصرف اورصرف دو (۲) مبشر اور موعود وجودوں (ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام) کی بشارات بخشی گئی تھیں۔علاوہ ان دو (۲) وجودوں کے جماعت احمدیہ میں کوئی تیسرا وجود نہ موعود ہے اور نہ ہی مبشر اور اگر کوئی احمدی یہ تیسرا وجود ثابت کردے تو میں اُسے منہ مانگا انعام دینے کیلئے تیار ہوں۔ باقی آپؑ کے فیوض و برکات کا سلسلہ اپنے آقا آنحضرت ﷺ کی طرح تا قیامت جاری رہے گا اور احمدی بغیر کسی تفریق کے آپکی راہ پر چل کر آپکی دعاؤں کے نتیجہ میں حسب منشاء الٰہی آپکے فیوض اور برکات سے حصہ پاتے رہیں گے۔ آپکی اولاد یا کوئی بھی اور شخص آپکے فیوض و برکات کو آپکی جماعت میں کسی خاص طائفہ تک محدود نہیں کرسکتا اور نبیوں کی اولادوں کو ایسا کرنا بھی نہیں چاہیے۔ یاد رہے کہ نبیوں کی رحلت کے بعد اُنکی جماعتوں یا اُمتوں میں ایسی ہی گمراہیاں پھیلا کرتی ہیں۔

(۶) راہِ ہدیٰ یا راہِ دجل؟ جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل پر ایک ہفتہ وار پروگرام بعنوان راہِ ہدیٰ نشر ہوتا ہے۔ میرے کئی احباب نے مجھے فون کرکے بتایا کہ ہم نے اس پروگرام میں مبلغین جماعت کو آپکے دعویٰ اور پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق بہت دفعہ سوالات پوچھے ہیں لیکن اس پروگرام کے منتظمین اور مبلغین ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دیتے۔ محترمہ! میرا آپ سے سوال ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ آپ اپنے مقدمہ میں لکھتی ہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا اور آپ اُنکے دعویٰ کی صداقت میں اُنکے کارناموں کا ذکر کرتی ہیں۔ اور یہ بھی آپ اچھی طرح جانتی ہونگی کہ مبلغین جماعت خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود اور اُنکے کارناموں کو آپ سے بہت بڑھ کر جانتے ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر جماعت احمدیہ کو خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود پر اتنا ہی شرح صدر ہے تو پھر وہ خلیفہ ثانی کے دعویٰ کے سلسلہ میں سامعین کے سوالوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا پروگرام کے کرتا دھرتا اور جماعت احمدیہ کے ارباب واختیار کا یہ رویہ اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت نہیں کرتا کہ اس پروگرام کا مقصد ہدایت اور سچائی کی بجائے لوگوں کو مخصوص قسم کے غیر قرآنی عقائد کی تبلیغ اور اُنہیں گمراہ کرنا ہے۔؟ اور اس طرح محترمہ! یہ پروگرام راہِ ہدیٰ کی بجائے کیا راہِ دجل نہیں ہے۔؟؟؟

(۷) خلیفہ ثانی صاحب کی سچائی کو جانچنے کیلئے خود اُن کا اپنا بیان فرمودہ معیار۔؟ خلیفہ ثانی صاحب نے دعویٰ مصلح موعود کرتے وقت اپنی سچائی کو پرکھنے کیلئے بذاتِ خود اپنے لیے ایک ''معیار'' مقرر فرمایا تھا۔ اب اگر وہ اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق اپنے دعویٰ مصلح موعود میں جھوٹے ثابت ہوجائیں تو پھر تو کم از کم آپ کو اُنہیں اپنے دعویٰ مصلح موعود میں جھوٹا سمجھ لینا چاہیے۔ خلیفہ ثانی صاحب بمقام لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی وغیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ۔ اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک اِنسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اِسلام مغلوب ہوگیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے اِنکار کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہوگا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر اُسے قبول نہ کیا۔'' (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں تقریر فرمودہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۴۴ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۳)

محترمہ۔ خلیفہ ثانی صاحب کے اِس دعویٰ ''اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔۔۔۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے اِنکار کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا'' کے جواب میں خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں اپریل ۱۹۹۳ء سے لے کر اب تک اپنے ہاتھ میں قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا اِلہام اور کلام لے کر جماعتی خلفاء اور علماء کے آگے میدان میں کھڑا ہوں اور اِن سب کو بلا رہا ہوں کہ آؤ میرے مقابلہ پر آکر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنا تو دور کی بات صرف اتنا ثابت کرکے دکھادو کہ خلیفہ ثانی صاحب پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آتے ہیں لیکن آج کی تاریخ تک کوئی احمدی عالم یا غیر عالم میرے مقابلہ پر آنے کی ہمت نہیں کررہا۔ محترمہ۔ کیا ''جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے'' اِسے نہیں کہتے۔؟

محترمہ۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد کا درج بالا اِلہام ''اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ۔'' کہاں گیا۔ آج کوئی احمدی ہے جو میرے مقابلہ پر آکر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرکے دکھائے؟ اب اگر کوئی احمدی میرے مقابلہ پر نہیں آتا تو پھر اگر میں یہ کہوں کہ خلیفہ ثانی صاحب کا متذکرہ بالا اِلہام بھی غلط ہوگیا اور وہ اپنے دعویٰ مصلح موعود میں اپنے بیان کے مطابق مفتری بھی ثابت ہوگئے تو کیا یہ غلط ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ اب خاکسار اپنے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ایک اِلہام کا ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اِلہاماً فرمایا ۔''لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے اُن کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی'' (تذکرہ۔ صفحہ ۳۲۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹)

یہ اِلہام حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ۱۹۰۰ء میں نازل ہوا تھا۔ اِس اِلہام کے اولین مصداق بذات خود ملہم تھے۔ آپؑ نے ساری زندگی مخالفوں کے باطل نظریات کو دلائل کیساتھ جھٹلا کر اُن پر فتح پائی۔ واضح رہے کہ جس طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اپنے آقا آنحضرت ﷺ کے کامل ظل تھے اسی طرح آپؑ کا زکی غلام بھی آپکا کامل ظل ہوگا۔ جیسا کہ حضورؑ

فرماتے ہیں۔

’’ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی ان بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل انہیں وہ مرتبہ ظلی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اس صورت میں بلاشبہ اِن کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اس لیے وہ جُز اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں اور انکو انکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۳۱۶ تا ۳۱۷)

لہٰذا اس لحاظ سے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالا اِلہامی کلام کسی نہ کسی رنگ میں آپکے موعود زکی غلام کے وجود میں بھی پورا ہونا چاہیے کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں بلکہ اپنے آقا کا ظل ہی ہے۔ سو واضح ہو کہ آج حضرت بانئے جماعتؑ کا درج بالا اِلہام آپکے موعود زکی غلام کے وجود میں بھی بڑی شان کیساتھ پورا ہو رہا ہے۔ خاکسار اپنے مضامین اور کتب میں متعدد بار لکھ چکا ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے دعویٰ مصلح موعود کرنے سے بہت پہلے افراد جماعت نے اُنکے متعلق مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا۔ مدعی کے دعویٰ سے بہت پہلے افراد جماعت کا خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود کا خطاب دے دینا دراصل اُنکے متعلق لوگوں کا دعویٰ تھا۔ خلیفہ ثانی صاحب کے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرنے میں افراد جماعت (لوگوں) کا بہت دخل تھا۔ اگر افراد جماعت تقویٰ اور ہوشمندی سے کام لیتے اور خلیفہ ثانی صاحب کو اُنکے خلیفہ بننے کے بعد مصلح موعود، پسر موعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر وغیرہ ایسے خطاب دینے میں احتیاط سے کام لیتے تو شاید خلیفہ ثانی صاحب ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرنے کی غلطی نہ کرتے۔ افراد جماعت کی لاعلمی اور بے جا عقیدت نے خلیفہ ثانی صاحب کو بہت ہلا شیری دی اور وہ اِسی ہلا شیری اور حد سے زیادہ خود اعتمادی (overconfidence) میں وہ دعویٰ کر گئے جس کے وہ مصداق ہی نہیں تھے۔ اب ایک صدی کے بعد اللہ تعالیٰ نے غلام مسیح الزماں کو ظاہر فرما کر حضورؑ کے اس مبشر اور مبارک اِلہام ’’لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے اُن کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی‘‘ کو اُسکے وجود میں کس شان کیساتھ پورا فرمایا ہے۔ خاکسار قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحب کے مبشر الہامات ہاتھ میں لے کر خلیفہ ثانی صاحب کے پیروکاروں کو میدان میں بلا رہا ہے کہ وہ قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِلہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کر کے دکھائیں لیکن خلیفہ ثانی صاحب کے پیروکار اُنکے اعلان کے مطابق اُنہیں سچا ثابت کرنے کیلئے میرے مقابلہ پر آنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ محترمہ! اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ کیا اس سے خلیفہ ثانی صاحب اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق مفتری ثابت نہیں ہو جاتے۔؟ ؎ اے خانہ بر اندازِ چمن کچھ تو اِدھر بھی

اختتامیہ یا حاصل بحث۔ اللہ تعالیٰ کا ہم مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ تم اپنے باہمی تنازعات کا فیصلہ قرآن کریم کی روشنی میں کیا کرو۔ مثلاً وہ فرماتا ہے۔ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ۔ (النساء۔۶۰) پھر اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہو تو اِس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور اَحسن تاویل ہے۔

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنے چند انبیاء کے حوالہ سے اپنی اس سنت کا ذکر فرمایا ہے کہ جب وہ اپنے کسی برگزیدہ بندے کو کسی غلام کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت یہ غلام دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں چونکہ ہمارا باہمی تنازعہ زکی غلام کے متعلق ہے جس کو حضورؑ نے مصلح موعود فرمایا تھا لہٰذا خاکسار دیگر انبیاء کے ذکر کو چھوڑتے ہوئے یہاں صرف حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ لکھتا ہے۔ جب فرشتہ آپکے آگے ظاہر ہو کر فرماتا ہے۔

’’قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَکِیًّا☆قَالَتۡ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِیًّا☆قَالَ کَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَةً مِّنَّا وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا ☆‘‘ (مریم۔۲۰، ۲۱، ۲۲) ترجمہ۔ (تفسیر صغیر) (فرشتہ نے) کہا۔ میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے (وحی کے مطابق) ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔ (مریم نے) کہا۔ میرے ہاں غلام کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھُوا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔ (فرشتہ نے) کہا (بات) اِسی طرح ہے (جس طرح تو نے کہی، مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے، کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اِسلئے یہ غلام پیدا کریں گے) تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت (کا موجب بھی بنائیں) اور یہ (اَمر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

محترمہ۔جب فرشتہ نے حضرت مریم علیہ السلام کوایک زکی غلام کی بشارت دی تھی تو اُس وقت حضرت مریم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میرے ہاں غلام کیسے پیدا ہوگا کیونکہ میں تو غیر شادی شدہ ہوں وغیرہ۔حضرت مریم کا فرشتہ سے یہ مکالمہ ظاہر کررہا ہے کہ موعودزکی غلام اس وقت مریم کے پاس نہیں تھا بلکہ وہ بشارت کے بعد پیدا ہوا تھا۔اگر اللہ تعالیٰ فرشتہ اور مریم کے درمیان اس مکالمہ کا ذکر قرآن کریم میں نہ فرماتا تو پھر کوئی انسان ضد کیساتھ کج بحثی کرسکتا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ غلام پہلے سے مریم کے پاس ہو۔بہر حال اللہ تعالیٰ نے فرشتہ اور مریم کے درمیان مکالمے کا ذکر فرما کر ہر قسم کی کج بحثی کی گنجائش کوختم کردیا۔آپ اپنے خط کے آغاز میں لکھتی ہیں۔

Whilst i agree that The Quran predicts a time for the coming of someone and if the time is right and somebody is claiming then that claim should be considered.

جبکہ میں مانتی ہوں کہ قرآن کسی کے آنے کے وقت کا تعین کرتا ہے اور اگر وہی وقت ہے اور کوئی دعویٰ کررہا ہے تو پھر اُسکے دعویٰ پر غور ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے بارے میں فرماتا ہے۔’’إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ☆لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ‘‘(حٰمٓ سجدہ۔۴۲۔۴۳)وہ جنہوں نے ذکر کا اِنکار کیا جب وہ اُنکے پاس آ گیا اور وہ یقیناً عزت والی کتاب ہے۔باطل نہ اِسکے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے ،بڑے حکیم اور حمید خدا کی طرف سے وہ اُترا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے متعلق فرماتا ہے۔تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (فرقان۔۲)وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان (یعنی وہ تعلیم جوحق اور باطل میں فرق کردیتی ہے)اپنے بندے پر اُتارا ہے،تاکہ وہ سب جہانوں کیلئے ہوشیار کرنیوالا بنے۔

محترمہ۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کوشان انبیاء اور میثاق انبیاء کے مطابق ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ءکوایک زکی غلام کی پیشگوئی سے نوازا تھا تاکہ آپکے ایک عرصہ کے بعد احمدیوں کے ایمان کی آزمائش کی جائے۔آپ لوگوں نے ضرور حضرت مہدی ومسیح موعودؑکوقبول فرمایا تھا لیکن آج آپ خود اپنے ایمان کا جائزہ لیں کہ آپ کہاں ہیں۔؟محترمہ آپ فرماتی ہیں کہ آپ قرآن کریم کو مانتی ہیں۔اب سوال ہے کہ اگر آپ قرآن کریم کو مانتی ہوتیں کہ یہ کتاب (ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بقرہ۔۳) متقیوں کیلئے ہدایت ہے۔اگر آپ مانتی ہوتیں کہ قرآن کریم کے نہ آگے سے جھوٹ آ سکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے۔اگر آپ مانتی ہوتیں کہ قرآن کریم فرقان عظیم ہے۔یہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔اسی طرح اگر آپ مانتی ہوتیں کہ قرآن کریم (اَللّٰهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ط شوریٰ۔۱۸۔اللہ وہی ہے جس نے حق کیساتھ اس کامل کتاب اور میزان کو اُتارا ہے)میزان ہے تو پھر میرے پیش کردہ قرآنی دلائل اور حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے مبشر اِلہامات کے آگے آپکے پاس یا کسی بھی اور احمدی کے پاس کسی قسم کی چون وچرا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔آپ لوگوں نے ضرور حضرت مہدی ومسیح موعودؑکوقبول فرمایا تھا لیکن ایک لمحہ کیلئے سوچیئے کہ حضرت بانئے جماعتؑ کی اولاد نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنے کیلئے آپکے ایمان کا کیا حال کیا ہے۔؟یقیناً آپ احمدیوں کوفَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کے مطابق فاسق بنا دیا گیا ہے۔آپ لوگوں کا آنحضرتﷺ اور قرآن کریم اور اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ اور آپکے اِلہامی کلام پر صرف رسمی ایمان ہے حقیقی ایمان نہیں۔اگر آپکا ایمان حقیقی ہوتا تو ایک ایسے باطل دعویٰ جس کی تکذیب قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحبؑ کا مبشر اِلہامی کلام کررہا ہے کو چھوڑنے اور حق کوقبول کرنے میں آپ ایک لمحہ کی بھی دیر نہ لگاتے۔

محترمہ۔اِنسانی ذہن کا یہ کمال ہے کہ وہ ہر شئے کا جواز ڈھونڈ لیتا ہے،جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کردیتا ہے اور اگر ضمیر خان وفات پاچکا ہو تو باطل کوحق کا درجہ دینے میں ذرّہ برابر بھی دیر نہیں لگتی۔واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنی اِس سنت کا اِظہار فرمایا ہے کہ جب میں اپنے کسی پیارے کوکسی غلام کی بشارت دیتا ہوں تو موعود اور مبشر غلام بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ’’سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا۔‘‘ (سورۃ فتح۔۲۴)اللہ کی اِس سنت کو یاد رکھو،جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔‘‘یہ بھی فرمادیا کہ اُسکی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔۲۰۔فروری ۱۸۸۶ءکی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑکوجس زکی غلام کی بشارت ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس اِلہامی پیشگوئی میں اسکی اہم اور بڑی (main) صفت یعنی زکی کے علاوہ بعض دیگر صفات مثلاً’’حلیم‘‘اور ’’مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔‘‘ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔اِللہ تعالیٰ نے حضورؑ پر ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ءکی اِلہامی پیشگوئی کے علاوہ اِس موعود غلام کی دس (۱۰) مزید بشارات بھی نازل فرمائی تھیں۔اِن بشارتوں میں بھی غلام کی تقریباً وہی صفات ہیں جو کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ءکی اِلہامی پیشگوئی میں مذکور ہیں۔اب زکی غلام کی بشارات ۱۸۸۱ءسے شروع ہوکر حضورؑ کی وفات سے چند ماہ پیشتر یعنی ۶/ ۷۔نومبر ۱۹۰۷ءتک جاری رہتی ہیں۔یہ بڑی سیدھی اور عام فہم سی بات ہے کہ زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں قرآن کریم ہمیں درج ذیل دو(۲) یقینی نتائج،حقائق یا سچائیوں پر پہنچاتا ہے۔(۱)زکی غلام ۶۔۷نومبر ۱۹۰۷ءکے بعد پیدا ہوگا (۲)وہ حضورؑ کا کوئی لڑکا نہیں ہوگا۔

محترمہ۔اب سوال یہ ہے کہ کیا ہمیں مرزا بشیر الدین محمود احمد کومصلح موعود بنانے کیلئے قرآن کریم سے اخذ کردہ درج بالا دونوں نتائج کو دو باتوں یعنی خلیفہ ثانی صاحب کی عقیدت اور

اُسکے کارناموں پر قربان کر دینا چاہیے یا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی وفات کی طرح قرآن کریم کے فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے ہر قسم کی فریب دینے والی دیگر باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی سچا مسلمان اور احمدی قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِلہامات کے بالمقابل کسی بھی شخصیت اور اُسکے کارناموں کو کوئی اہمیت دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آنحضورﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اِرشاد فرمایا تھا۔ وَقَدْتَرَکْتُ فِیْکُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْابَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ۔ (ابن ماجہ) (لوگو!) میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں۔ کہ اگر اِسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ ؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

محترمہ۔ جناب جاوید احمد غامدی صاحب ایک غیر از جماعت عالم ہیں۔ پی ٹی وی (PTV) اور کچھ دیگر چینلوں پر اکثر اُنکے سوال و جواب کے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ میں نے بھی اُنکے بعض پروگرام سنے ہیں۔ بعض اوقات مجھے تو غامدی صاحب کے احمدی ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ بہر حال اُنکا جو بھی مذہب ہو اِس سے صرف نظر کرتے ہوئے میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ اُنکا اندازِ گفتگو ظاہر کرتا ہے کہ یہ شخص نہ صرف عالم ہے بلکہ اِنسانی قدروں سے محبت کرنیوالا بھی ہے۔ حالانکہ وہ نہ کوئی میرا رشتہ دار ہے، نہ واقف کار اور دوست اور نہ ہی میرا کوئی ہم مذہب۔ ویسے تو ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ میں کسی اور زاویہ نگاہ سے بات کر رہا ہوں۔ احمدی حضرات اور علماء میرے اپنے تھے اور ہیں کیونکہ ہم سب امام آخر الزماں پر ایمان لانیوالے ہیں جبکہ جاوید احمد غامدی صاحب حضرت مرزا صاحبؑ پر ایمان لانیوالوں میں شامل نہیں۔ اسکے باوجود سچی اور انصاف کی بات یہ ہے کہ جاوید احمد غامدی مجھے عالم نظر آتا ہے جبکہ ہمارے اکثر مربیان اور علماء مجھے جاہل نظر آتے ہیں۔ کسی اِنسان کا عالم ہونا یا جاہل ہونا کسی کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا بلکہ اِس کا اظہار اُسکے رویہ سے ہوتا ہے۔ جو انسان سچا ہوتا ہے یا کم از کم صاحب علم ہوتا ہے وہ انسان کسی متنازعہ امر کے بارے میں بات کرنے سے کبھی گھبراتا نہیں۔ کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ دوران گفتگو جو سچ ہوگا چھلک کر باہر آ جائے گا۔ ایسا رویہ امام آخر الزماں کے ماننے والوں کا ہونا چاہیے تھا نہ کہ اُنکا یہ کام کہ اختلافی نقطہ نظر کی بنا پر اپنے ہی لوگوں کا منہ بند کرنے کیلئے اُنکا اخراج اور مقاطعہ کرتے پھرتے۔ دعویٰ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کا اور کام شیطانی۔ جناب جاوید احمد غامدی صاحب کی میں بات کر رہا تھا۔ خاکسار افادۂ عام اور اپنے احمدی بھائیوں اور علماء کو سمجھانے کیلئے اُنکا یہاں ایک بیان نقل کرتا ہے۔ کوئی بھی شخص اُن کا یہ بیان یوٹیوب (you tube) پر سن سکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ''یہ بات کہ ہم ہی حق پر ہیں اور ہمارے علاوہ کوئی حق پر نہیں ہے اصل میں یہیں سے فساد پیدا ہوتا ہے آپ کو اس humble جگہ پر کھڑا ہونا چاہیے کہ میں ایک انسان ہوں۔ میں نے اپنی دانست میں صحیح بات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے ہوسکتا ہے مجھے غلطی لگ گئی ہو میں اپنی غلطی پر ہر وقت نظر ثانی کرنے کیلئے تیار ہوں۔'' (بحوالہ دنیا ٹی وی پروگرام دین و دانش)

محترمہ۔ غامدی صاحب نے کتنی خوبصورت بات کہی ہے۔ اگر مختلف فرقوں کے لوگ باہم نیک نیتی اور نیک جذبے سے کسی موضوع پر بات کریں اور مقصد اُنکا صرف سچ کو پانا ہو تو جھگڑا فساد کبھی پیدا نہیں ہوسکتا۔ فساد تب پیدا ہوتا ہے جب لوگ حکومتی طاقتوں یا نظاموں کی مدد سے اپنے نظریات دوسرے لوگوں پر زبردستی ٹھونستے ہیں یا اپنے نظریات کو اپنے دنیاوی مفادات کے تابع کر بیٹھتے ہیں۔ اور جب اُنکے مفادات کو ٹھیس پہنچتی ہے تب دنگا فساد پیدا کرتے ہیں۔ ہر قسم کے مفادات سے بالا ہوکر اگر ہمارے سامنے صرف اور صرف سچ کی تلاش ہو اور علمی گفتگو کے دوران ہمیں علم ہو جائے کہ ہمارا نظریہ یا نقطہ نظر غلط ہے تو اس میں ناراض ہونے کی بجائے تقویٰ اور ہوشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے نظریہ پر نظر ثانی کرلیں۔ خاکسار اسی جذبہ اور نیک نیتی کیساتھ عرصہ اُٹھارہ (۱۸) سال سے جماعت احمدیہ کے خلفاء اور علماء کو پیشگوئی مصلح موعود پر علمی گفتگو کیلئے بلا رہا ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ہماری گفتگو کے دوران پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں میرا نظریہ غلط ثابت ہو جائے تو میں اپنے نظریہ پر نظر ثانی کرلوں اور اگر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کا غلط ہونا ثابت ہو جائے تو تقویٰ اور ہوشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے عقیدے پر نظر ثانی کر لے۔ اس میں برائی کی کیا بات ہے۔؟ اگر جماعت احمدیہ مخالف نقطہ نظر رکھنے والے کسی احمدی کیساتھ علمی گفتگو کی بجائے اُس سے اپنا نقطہ نظر (سچا یا جھوٹا) منوانے کیلئے اُس پر جبر اور غیر اسلامی ہتھکنڈے استعمال کرے تو پھر محترمہ! کم از کم آپ ایسے پڑھے لکھے احمدیوں کو سوچنا چاہیے کہ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دال میں کچھ کالا ہے ؎ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا تو ہمیں یہ حکم ہے۔ یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰی أَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوْا اللّٰہَ إِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (مائدہ۔۹) اے ایماندارو! تم اللہ کیلئے کھڑے ہونیوالے، انصاف کی گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اِس سے یقیناً آگاہ ہے۔

محترمہ۔ یہ جو دال میں کالا ہے۔ اس کو آپ بھی جانتی ہیں، جماعتی خلفاء اور علماء بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔ خلیفہ رابع صاحب اپنے ۵۔ دسمبر ۱۹۸۶ کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ ''ہمیشہ دلائل میں اور گفتگو میں وہ شخص ڈگمگاتا ہے جو کہیں جا کر خود ابہام کا شکار ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ تو لا علمی اور مضمون کی معرفت

میں کمی دلائل کی دنیا میں قدم کو ڈگمگاتی ہے اور اسی حد تک اس سے ثبات قدم چھین لیتی ہے۔۔۔''

محترمہ۔کیا آپ کو خلیفہ رابع صاحب کے درج بالا بیان کی روشنی میں میرے اور جماعتی رویے سے علم نہیں ہوتا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا۔؟ کون دلیر ہے اور کون بزدل اور یہ بھی کہ ہم میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔؟ محترمہ۔خاکسار اپنے دعویٰ میں صد فیصد سچا ہے۔خاکسار آپکے خاوند اور اُسکے خاندان سے دلی محبت رکھتا ہے۔اور اِسکی وجہ یہ ہے کہ اِن لوگوں نے ہر قسم کے نفع و نقصان سے بالا ہو کر تقویٰ اور ہوشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سچ کو قبول فرمایا ہے۔حضرت بانیٔ جماعتؑ نے ایسے لوگوں کے ایمان کی شان کو صدیقی شان قرار دیا ہے۔میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ حضورؑ کی نصیحت کی روشنی میں پہلے اپنے آپ کو ہر قسم کے تعصّبات سے پاک کر کے تقویٰ کیساتھ سچ جاننے کی کوشش کریں۔سچائی ڈھونڈنے سے ملتی ہے۔میں حضورؑ کی اولاد کا کوئی دشمن نہیں ہوں بلکہ میں نے اپنا دعویٰ بڑے ادب کیساتھ خلیفہ رابع صاحب کے آگے رکھا تھا۔واضح رہے کہ کسی اِلہامی پیشگوئی کے تعین کے سلسلے میں اگر کسی نبی سے اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے تو پھر اُس نبی کی اولاد سے کیوں نہیں ہوسکتی۔؟ ضرور ہوسکتی ہے۔پہلے تو اپنے آپ کو اس بات کا قائل کریں کہ پیشگوئیوں کے سلسلہ میں نبیوں کی اولادوں سے بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔اور پھر آپ تقویٰ کیساتھ از سرِ نو میرے دعویٰ پر غور و فکر فرمائیں۔آپ کا قرآن کریم، احادیث اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اِلہام اور کلام کا مطالعہ کافی محدود ہے۔اگرچہ خاکسار بالکل صادق ہے لیکن پھر بھی میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جماعتی علماء کیساتھ ہر وقت اور ہر جگہ پر گفتگو کرنے کیلیئے تیار ہوں۔آپ علمائے جماعت کو اس کام کیلیئے تیار کریں۔میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہماری باہمی گفتگو میں میرا نقطہ نظر غلط ثابت ہوجائے تو میں صرف اپنے موعودز کی غلام مسیح الزماں ہونے کے دعویٰ پر نظر ثانی نہیں کروں گا بلکہ میرا جو بھی اثاثہ ہے سب کا سب جماعت احمدیہ کے حوالے کر دوں گا۔اِسی میں میری بھلائی ہے۔اور اگر میں از روئے قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر ثابت کر دوں کہ خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود غلط تھا تو پھر مجھے کسی سے کوئی انعام نہیں چاہیے بلکہ میری صرف یہی درخواست ہوگی کہ جماعت احمدیہ ایک غلط عقیدے کو چھوڑ کر سچائی کو قبول کرلے۔محترمہ۔اگر اسکے باوجود علمائے جماعت میرے ساتھ گفتگو کرنے کیلیئے تیار نہ ہوں تو پھر آپ سمجھ جائیں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا۔؟ پھر آپ زیادہ باریکیوں میں نہ جائیں بلکہ سچائی کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر قبول کرلیں۔اِسی میں آپکی بھلائی ہے۔یہ کبھی نہ بھولیں کہ موت کا پرندہ ہمارے پیچھے لگا ہوا ہے اور ہم نے ایک دن مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔وہاں ہم سے پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں بھی پوچھا جائیگا۔وہاں ہم یہ کہہ کر رہائی نہیں پاسکتے کہ چونکہ خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے پر پوری جماعت کا اجماع تھا لہٰذا ہم نے اس وجہ سے کسی دوسرے مدعی کے دعویٰ کی طرف توجہ نہیں کی۔آپ حضورؑ کی نصیحت (جو کہ میں گذشتہ صفحات میں درج کر چکا ہوں) کی روشنی میں سچائی کو پانے کیلیئے کوشش کریں۔میں بھی آپ کیلیئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے موعودز کی غلام مسیح الزماں ہونے کے دعویٰ کو سمجھنے میں آپکی مدد فرمائے آمین۔وَاٰخِرُدَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

مورخہ ۴۔اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆☆☆☆